REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجب شبیر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
بیرونِ ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ — ۲ صلح ۱۳۶۵ ہش — ۲ جنوری ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ فتح (دسمبر) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے زائرین کی زبانی معلوم ہوا کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ نہایت عاجزی اور دل سے پیارے آقا کے لئے دُعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضورِ پُرنور کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۸ فتح (دسمبر) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ، صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا کی شادی خانہ آبادی کے سلسلہ میں ۲۵ فتح کو ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے اور رشتہ ازدواج بہت مبارک کرے۔ آمین۔ ● محترم صاحبزادہ صاحب کے قائمقام محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر اعلیٰ اور محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب امیر مقامی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ● اطلاع ہے کہ حکومت پاکستان نے جلسہ سالانہ ربوہ کی اجازت نہیں دی۔ لہٰذا ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) تین دن ربوہ کے ساکنین نے نفلی روزہ رکھا، پاکستان کی دوسری جماعتوں نے ایک دن۔ اور آج قادیان میں بھی محترم قائمقام امیر صاحب کی ہدایت پر احباب کرام روزہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکومت پاکستان کو سمجھ عطا فرما دے۔ آمین۔

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کے ۹۴ ویں جلسہ سالانہ کا رُوح پرور انعقاد

مُلک کے دُور دراز علاقوں سے شمعِ احمدیت کے پروانوں کا عظیم الشان رُوحانی اجتماع

حضورِ اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

علماءِ سلسلہ کی پُر از معلومات تقاریر، پُرسوز اجتماعی دعاؤں، عبادات و نوافل اور محبت و اخوت کے پُرکیف نظارے

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس بمعاونت مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج بمبئی

خُدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کے دائمی رُوحانی مرکز قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کا ۹۴ واں جلسہ سالانہ اپنی پُوری شان و شوکت کے ساتھ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء بروز بُدھ۔ جُمعرات۔ جمعہ نہایت درجہ رُوح پرور ماحول میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہُوا۔

اِس مقدس جلسہ میں شرکت کے لئے ہندوستان کے طول و عرض سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب و مستورات نہایت ذوق و شوق سے تشریف لائے۔ اور اپنے قیمتی اوقات کو ذکرِ الٰہی اور عبادات۔ دُعاؤں اور دُرود شریف میں گزارتے رہے۔

احباب اپنے رُوحانی بھائیوں سے آپس میں اِس طرح خلوص اور محبت سے ملاقات کرتے اور بغلگیر ہوتے رہے کہ گویا ایک عرصہ دراز سے بچھڑے ہوئے بھائی آپس میں مل رہے ہیں۔

یہ وہ اُلفت و محبت اور اخوت ہے جس کو پیدا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مختلف علاقوں اور مختلف رنگ و نسل کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر جس پیار اور خلوص سے ملتے ہیں، یوں لگتا ہے کہ ایک کنبہ اور خاندان کے مختلف اشخاص میں جو مل رہے ہیں۔ فرطِ خوشی سے اُن کی آنکھیں پُرنم اس بات کی عکاسی کر رہی ہوتی ہیں۔ یہ چیز آج دُنیا کے کسی مذہب اور کسی نظام میں آپ کو نظر نہیں آئے گی۔ یہ جلسہ سالانہ ایک عجیب نظارہ پیش کر رہا ہوتا ہے۔

پہلا دِن — پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا اجلاس ٹھیک دس بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہُوا۔

پرچم کُشائی

اِس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اُس مقام پر تشریف لے گئے جہاں لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا کرنی تھی۔ آنمحترم جب پرچمِ احمدیت لہرانے کی رسم ادا فرما رہے تھے تو اُس وقت تمام احباب احتراماً کھڑے ہو کر زیرِ لب رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

(مسلسل صـ۲ پر) ←

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

کی دُعا کر رہے تھے۔

آج یوں ہی احمدیت کی فتح و نصرت کا نشان لہراتا ہے احمدیت اپنی پوری شان اور وقار کے ساتھ فضا سے قادیان میں لہرانے لگا تو جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر اور فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔

پرچم کشائی کے بعد محترم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رُوح پرور منظوم کلام پُرکیف انداز میں سنایا جس کا پہلا شعر یہ ہے :-

کس قدر ظاہر ہے نُور اُس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

افتتاحی تقریر

اس کے بعد محترم حضرت صاحب صدر نے اس عظیم الشان جلسہ سالانہ کا افتتاح فرماتے ہوئے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا جس نے ایک بار پھر ہمیں اپنی زندگیوں میں اس مقدس جلسہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ جلسہ عام دُنیاوی جلسوں کی طرح نہیں۔ لوگ مختلف دُنیاوی اغراض کے لئے، اپنی قوتوں اور طاقتوں کے اظہار کے لئے اور دیگر نفسانی اغراض کی تکمیل کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ لیکن یہ جلسہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی ہے۔ خالصۃً رُوحانی اغراض کے تحت منعقد کیا جا رہا ہے۔

یہ وہ مقدس زمین ہے جہاں خدا کا ایک مامور و مرسل پیدا ہُوا۔ اس وجہ سے اس مقدس بستی میں جمع ہونے کے لئے ہر ایک مخلص احمدی کے دل میں تڑپ ہے۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے اور ان مقدس مقامات کی زیارت کے لئے احباب سارا سال تیاری کرتے ہیں۔ لیکن آخری وقت میں بعض رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے شرکتِ جلسہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے بے شمار فضلوں اور برکتوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔

محترم صدر صاحب جلسہ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ تو اپنے متبعین کی اس رنگ میں تربیت کر کہ تیری تربیت کے نتیجے میں جب تیرا ارشاد اُن کے کانوں میں پہنچے کہ آؤ، تو وہ دوڑتے ہوئے تیرے پاس آکر جمع ہو جائیں۔

آپ بھی حضرت ابراہیم ثانی علیہ السلام کے متبعین ہیں۔ جو اپنی تمام ضروریات اور کاروبار اور دیگر دُنیوی تقاضوں کو پسِ پشت ڈال کر اس مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں آکر جمع ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نہ صرف آپ کی حفاظت فرمائے گا اور اپنی برکتوں کا وارث بنا دے گا بلکہ آپ کے بیوی بچوں، کاروبار اور دیگر اُمور پر بھی اپنا فضل فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن دُعاؤں کا وارث بنا دے جو اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے حق میں فرمائی تھیں۔

پس اِن بابرکت ایام کو عبادتِ الٰہی اور دُعاؤں اور نفلوں میں گزاریں۔ یہ ایام و لیالی خاص دُعاؤں کے ہیں۔ اس لئے ہر نشست و قیام دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں۔ ایک دوسرے کو سلامتی کا پیغام دیتے ہوئے گزاریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دُعاؤں کو سُنتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہم اپنے خالق و مالک سے مانگنے والے ہوں۔ جس رنگ میں بھی خدا تعالیٰ قبولیت کا شرف بخشتا ہے وہ اُس کی اپنی شان ہے۔

پیغام اور اجتماعی دُعا

محترم صاحبزادہ صاحب کے اس پُرکیف خطاب کے بعد آپ نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت رُوح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا جو اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اقدس ایدہ اللہ الودود کے منشاءِ مبارک کے مطابق داعی الی اللہ بن کر عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے ممد و معاون بنا دے۔ آمین۔

پیغام سُنائے جانے کے بعد صاحب صدر محترم نے نہایت رقت اور درد کے ساتھ اجتماعی دُعا کروائی۔

ہستی باری تعالیٰ

اس نشست کی پہلی تقریر محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب پی ایچ ڈی۔ پروفیسر علم ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کی ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر ہوئی۔

آپ نے اپنی عالمانہ تقریر میں بتایا کہ مذاہبِ عالم کا مقصدِ اعلیٰ یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کے بارے میں علم پہنچائے، اور مخلوق اپنے خالقِ حقیقی کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی راہ بتائے۔

آپ نے ہستی باری تعالیٰ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی انتہائی لطیف ہے اور انسان اس بات کا محتاج ہے کہ خدا خود اُسے بتلائے کہ وہ کیسا ہے۔ اور اس کی کیا صفات ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (۶ : ۱۰۴)

یعنی نظریں اُس تک نہیں پہنچ سکتیں۔ لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے۔ اور وہ نہایت لطیف ہستی اور حقیقت پر آگاہ ہے۔ یعنی انسان اپنے علم کے زور سے اُسے نہیں دیکھ سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے پاس آکر جلوہ گر ہوتا ہے۔ اور اس طرح انسان کو اس کی معرفت ہوتی ہے۔ الغرض صفاتِ الٰہیہ کا صحیح علم خدا تعالیٰ کے سکھانے سے ہی آسکتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سب نام سکھائے (۲ : ۳۲)

ہمارے آقا سید المرسلین صلعم کے ذریعہ اسمائے حُسنیٰ یعنی صفاتِ الٰہیہ کا علم اپنے کمال کو پہنچا۔

فاضل مقرر نے قرآن مجید میں بیان فرمودہ بعض صفاتِ الٰہیہ پر روشنی ڈالتے ہوئے خدا تعالیٰ کے وجود کو ثابت فرمایا۔

محترم حافظ صاحب نے انبیاء کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کا دُنیا کو جو علم ہُوا ہے اس کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

اسلام اور رواداری

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد کی مذکورہ عنوان پر پنجابی زبان میں ہوئی۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ اور اسی طرح دیگر آیاتِ قرآنیہ سے ہر قوم میں انبیاء علیہم السلام کی آمد کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ تمام انبیاء کی تصدیق سے باہم محبت و پیار پیدا ہوگا۔ اور ایک دوسرے کے نبیوں کو سچا سمجھنے اور عزت و توقیر سے باہم محبت پیدا ہوگی۔ آپ نے تاریخِ اسلام اور مسلم بادشاہوں کی رواداری کے بہت سے دلنشین واقعات بیان کئے۔ اسی طرح آپ نے اپنے موضوع کی تائید میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی گوربانیوں سے بھی ثابت کیا کہ تمام بزرگ اسلام کی رواداری کی تعلیم سے متاثر ہو کر مذہب کی دُنیا میں یہ تعلیم دیتے آئے ہیں۔ آپ نے اس ضمن میں جماعتِ احمدیہ پر کئے گئے ظلم و ستم کا بھی ذکر کیا۔ جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تبلیغ و اشاعت کرنے کی وجہ سے پاکستان میں کئے جا رہے ہیں۔ فاضل مقرر نے جذبات سے پُر تقریر میں احمدیت کی رواداری تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جماعتِ احمدیہ کا غلبہ خلافت کے زیرِ سایہ مقدر ہو چکا ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت نہیں جو کلمہ طیبہ کو مٹا سکے۔ وہ جو کلمہ طیبہ مٹا رہے ہیں انشاء اللہ خود مٹ جائیں گے۔

آپ نے مسلم دور کے بادشاہوں کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان بادشاہوں نے اسلام کی رواداری تعلیم کو دُنیا کے سامنے عدل و انصاف،

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

مُسلم ہیں ہمیں اُس مہدیٔ دوراں سے محبت ہے

عاشق ہیں محمدؐ کے، قرآں سے محبت ہے
دُنیا کہے کافر، ہمیں ایماں سے محبت ہے

مہدیؑ کی خبر دی تھی ہمیں فخرِ رُسلؐ نے
مُسلم ہیں، ہمیں مہدیٔ دوراں سے محبت ہے

طوفاں سے ڈراتے ہو ہمیں اہلِ وطن تم
طوفانوں کے پالے ہیں، طوفاں سے محبت ہے

کلمہ کی محبت بنا ہے گر جرم ہمارا
اس جرم کے بدلے میں زنداں سے محبت ہے

سینوں پہ نہیں سینوں کے اندر بھی نشاں ہیں
اللہ کی قسم، کلمہ ایماں سے محبت ہے

ہم مرتے چلے جائیں گے اسلام کی رہ میں
دیوانگی فطرت ہے، نادان سے محبت ہے

رہبر ہے ہمارا جو وہ مردِ مجاہد ہے
اُس مردِ مجاہد سے دل و جاں سے محبت ہے

طاہر کو خدا رکھے اور عمر بھی لمبی دے
ہم کو تو اِسی ماہیٔ تاباں سے محبت ہے

احمد سعید انور۔ بریڈفورڈ (انگلستان)

ایک ہو جائیں اور نیک ہو جائیں

آپ رحمۃ للعالمین کے غلام ہیں آپ کے سینوں سے رحمت کے چشمے پھوٹنے چاہئیں

جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ر دسمبر کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو روح پرور اور بصیرت افروز پیغام جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ارسال فرمایا وہ قارئین بدر کے اضافۂ علم و ایمان کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ یہ پیغام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے جلسہ سالانہ کے پہلے روز مورخہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو حاضرین جلسہ کی خدمت میں پڑھ کر سنایا۔ (ایڈیٹر بدر)

لندن
۲۰۔۸۔۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ عظیم الشان ربانی جلسہ جس کی بنیادی اینٹ خالقِ ارض وسماء کے ہاتھوں دسمبر ۱۸۹۱ء میں رکھی گئی تھی۔ اپنی مخصوص اخلاقی دینی اور روحانی روایات کے ساتھ اس سال منعقد ہو رہا ہے اور اسلام اور انسانیت کے حقیقی خادم اپنے آقا و مولیٰ شاہ مکی و مدنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالمی پیغامِ محبت کو سننے اور دوسروں تک پہنچانے کا ذوق وشوق اور ولولۂ عشق پیدا کرنے کے لئے ایک بار پھر مرکزِ احمدیت میں جمع ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو اپنی نصرتوں برکتوں اور رحمتوں کا زندہ نشان بنا دے اور بھارت کے سب باشندے اس کے نتیجہ میں رحمۃ للعالمین کے نور سے منور ہو کر ایک ہو جائیں اور نیک ہو جائیں آمین ثم آمین۔

ہندوستان کے احمدیوں کی حالت بڑی دردناک ہے ایک طرف انہیں نادانوں کی طرف سے اپنے مسلمان بھائیوں پر مظالم کا دکھ برداشت کرنا پڑتا ہے تو دوسری طرف ہمسایہ ملک میں علمائے ظاہر مسلمانوں کو خود اپنے ہی بھائیوں سے خون کی ہولی کھیلنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کوئی مذہب بھی سچا نہیں ہو سکتا جو انسانی اقدار اور بنی نوع انسان کی سچی محبت پیدا نہیں کرتا۔ پس کوئی مذہب بھی جو اوّلاً خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا تھا انسان کو انسان کشی اور ظلم وستم کی تعلیم نہیں دے سکتا اور انسان کو اختلافِ مذہب کی بناء پر دوسرے انسانوں سے نفرت اور عناد پر برانگیختہ نہیں کر سکتا۔ پس ایسی تمام قابلِ مذمت حرکات خواہ ہندو مت کے نام پر کی جائیں یا اسلام کے نام پر فی الحقیقت ابدی سچائی سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتیں اور خدا تعالیٰ اور اس کے نازل کردہ مذاہب کے نام پر ایک مکروہ دھبہ ہیں۔

پس آپ ہرگز کبھی اپنے حقیقی مقام کو نہ بھولیں اور بنی نوع انسان سے نفرت اور بغض وعناد کا تصور بھی اپنے دل کے قریب نہ پھٹکنے دیں۔ آپ رحمۃ للعالمین کے غلام ہیں آپ کے سینوں سے رحمت کے چشمے پھوٹنے چاہئیں۔ آپ نفرت اور عناد کے پجاری نہیں اور اس جھوٹے خدا کے سامنے ازلی محبت کے پرستار کبھی سر نہیں جھکا سکتے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کا بنیادی نصب العین ہی بنی نوع انسان کی خدمت اور محبت بیان فرمایا ہے چنانچہ آپؑ نے ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں لکھا:۔

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں ..... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔"

(اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء صفحہ ۳)

"میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے محبت اور ہمدردی ظاہر کرو وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم۔ یاد رکھو کہ تالیف ایک اعجاز ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸)

حضرت اقدس علیہ السلام کے قلبِ صافی میں دنیا بھر کے ہر انسان کے لئے محبت والفت کا کتنا عظیم چشمہ جاری تھا؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے حضور کے قلم مبارک سے نکلے ہوئے صرف یہ چند فقرات کافی ہیں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو اگر ایک شخص ایک ہندو ہمسایہ کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے ..... میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالی دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔" (سراج منیر صفحہ ۲۹)

اس سلسلہ میں حضرت اقدس نے تمام اہل مذاہب کے نام اشتہار دیا کہ :-

" میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے انہی معنوں سے میں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں۔ میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں اور میں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں سے دور کر دوں اور پاک اخلاق اور بُردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف ان کو بلاؤں۔ میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔" (اربعین)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کی روشنی میں آپ میں سے ہر احمدی مرد، ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچّہ کا فرض ہے کہ ایسے دور اور ماحول میں جب کہ تمام مذاہب کے پیروکار اپنے کردار اور نظریاست میں بگڑ چکے ہیں۔ بنی نوع انسان کی سچی محبت اور غمخواری پیدا کریں اور ان کی اصلاح کا بیڑہ اٹھائیں اور دعوت الی اللہ کی خدمت میں اس طرح دیوانہ وار سرگرم عمل ہو جائیں کہ عہدِ نبوی کی یاد تازہ ہو جائے انتقام کی بجائے عفو و درگذر اور دعاؤں سے کام لیں جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں :-

" بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جائے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالےٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنتِ نبوی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے آنحضرت آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے اور حقیقۃً موذی نہیں ہونا چاہیئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں کوئی اپنا دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۵۹ و صفحہ ۵۷)

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

میرے پیارے بھائیو! آج رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامِ محبت و الفت کے علمبردار تم ہو۔ مسیح محمدی کی آسمانی بانسری سے پریم اور صلح کے ایسے نغمے سناؤ کہ یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے اپنے مظلوم بھائیوں کا حسین انتقام صرف تبلیغ کے ذریعہ سے لو اگر ایک احمدی شہید کیا جائے تو اس وقت تک دم نہ لو جب تک ایک ہزار احمدی نہ بن جائیں۔

میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اگر آپ اس رنگ میں اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کا فیصلہ کر لیں گے تو عنقریب ملکوں کے ملک احمدی ہونا شروع ہو جائیں گے۔ آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت آپ کو مٹا نہیں سکے گی اور خدا کے فضلوں کی بارش ہمیشہ آپ پر اور آپ کی نسلوں پر بھی برستی رہے گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریکِ احمدیت کے شاندار مستقبل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے :-

" خدا تعالےٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے کہ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت و برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربِّ جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے فالحمد للہ اوّلاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اسلمنا لہٗ ھو مولٰنا فی الدنیا و الاٰخرۃ نعم المولٰی و نعم النصیر۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء و ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۰)

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع امام جماعتِ احمدیہ

ضروری اعلان

(۱)۔ آئندہ دو سال کے لئے مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مرحمت فرما دی ہے۔ مجالس اور احباب ان سے تعاون کریں۔

(۲)۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کو ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کو جوائنٹ ناظر دعوۃ و تبلیغ مقرر فرمایا ہے۔

نوٹ (۱)۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کے ذمہ مبلغین کی تقرری و تبدیلی۔ تبلیغی پروگرام۔ جلسہ ہائے تبلیغی کا انتظام۔ شعبہ رشتہ ناطہ و دیگر جملہ دفتری امور ہوں گے

نوٹ (۲)۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کے ذمہ۔ شعبہ نشر و اشاعت اشاعتِ لٹریچر۔ شعبہ سمعی و بصری (یعنی تبلیغ بذریعہ کیسٹ) اور علمی تحقیق کے کام سپرد ہوں گے۔

احباب اس کے مطابق ان سے تعاون کریں

ناظر اعلیٰ قادیان

ولادت

مورخہ ۱۲/۸ کو مکرم بشیر الٰہی خان صاحب کو اللہ تعالےٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت میاں صاحب نے منصور الٰہی خان تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش کا پوتا اور مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے۔ اس خوشی میں موصوف نے دس روپیہ اعانت *

تقاریر اجتماع انصار اللہ ۱۹۸۵ء

ذکرِ حبیب علیہ السلام

انصار اللہ کے تعلق سے

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج دفتر جدید قادیان

محترم صاحب صدر و برادرانِ کرام! خاکسار حسبِ ہدایت انصار اللہ کے متعلق ذکرِ حبیب علیہ السلام کے موضوع پر کچھ عرض کرے گا۔

چونکہ انبیاء کرام کے مخاطبین میں سے ایمان لانے والے بالعموم پختہ عقل کے سنجیدہ طبع افراد ہوتے ہیں اور پختہ عقل والی عمر میں فکرِ آخرت بھی روز افزوں ہوتا ہے اس لئے خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور روایات دونوں سے یہ مضمون تیار کیا ہے اس میں یہ بتایا ہے کہ حضور کی آمد کا مقصد کیا ہے آپ کی آمد کے وقت اُمتِ مسلمہ کا کیا حال تھا۔ کس نرغے میں وہ آئے ہوئے تھے جس سے نجات پانے اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کے کیا طریق آپ نے بیان فرمائے اور اس تعلق میں بعض صحابہ کرام کی قربانیاں پیش کی گئی ہیں۔ جنھیں مستحضر رکھنا انصار اللہ پر لازم ہے اور اس طریق میں اپنے اہل وعیال اور جماعت کی تربیت کرنا بھی۔ اس مجلس کے مقام کا مقصد یہی ہے

اُمتِ مسلمہ کا حال

حضور مسلمانوں کے ابتر حال کا ذکر کرتے ہوئے فتح اسلام میں بیان فرماتے ہیں کہ

یہ ایسا تاریک زمانہ ہے کہ ایمان وعمل میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی گمراہی کی ہر طرف چل رہی ہے ایمان کی جگہ چند لفظی اقرار نے اور اعمالِ صالحہ کا مقام چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری نے لے لیا ہے۔ حقیقی نیکی سے بکلی بے خبری ہے اس زمانہ کے علوم فلسفہ اور طبعی نہایت بد اثر کرنے والے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہیں وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں اور بد عقیدگی پیدا کرتے ہیں اور ان علوم کو پڑھنے والے خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں کو اور عبادت کے طریقوں کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کے دلوں میں وجودِ خداوندی کا بھی کچھ وقعت و عظمت نہیں رہتی اور اکثر مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمنِ دین ہیں ابھی وہ تعلیم سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستغنی ہو چکتے ہیں۔

نیز فرمایا کہ ؎

دُنیا سے امانت اور دیانت اُٹھ گئی ہے دُنیا کمانے کے لئے مکر اور فریب حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں جو شخص سب سے زیادہ شریر ہو وہی سب سے زیادہ لائق سمجھا جاتا ہے۔ ناراستی بد دیانتی۔ مکاری۔ دغابازی دروغ گوئی۔ لالچ سے بھرے منصوبے اور بد ذاتی سے بھری خصلتیں پھیلتی جاتی ہیں اور ان علوم سے نیک کرداری حیا اور شرم اور خدا ترسی اور دیانت میں کمی ہوتی جاتی ہے۔

مسلمانوں کے حال پر گریہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

مے سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالیِ اسلام و قحط المسلمیں
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدیں
ہر کجا در مجلسے فسق است ایشاں صدر شاں
ہر کجا ہست از حامی حلقہ ایشاں نگیں
ایں دو فکرِ دینِ احمد مغزِ جاں ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں

یعنی اسلام پریشان حال ہے اور حقیقی مسلمانوں کا قحط ہے اس پر اگر ہر اہلِ دین کی آنکھ خون کے آنسو بہائے تو یہ سزاوار ہے۔ یزید کی فوجوں کی طرح ہر طرف کفر اپنا جوش دکھا رہا ہے۔ دینِ حق یعنی اسلام حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کی طرح بیمار و بے کس ہے۔ جس مجلس میں فسق کی باتیں ہوں تو یہ (مسلمان) اس میں صدر ہوتے ہیں جہاں گناہ کی باتوں کا حلقہ ہو تو یہ وہاں نگینہ کی طرح ممتاز ہوتے ہیں۔ دینِ احمد کے ان دو فکروں نے ہماری جان کے مغز کو پگھلا ڈالا ہے ایک تو ملتِ اسلام کے دشمنوں کی کثرت نے اور دوسرے دین کے انصار کی قلت نے۔

مسیحی مخالفانہ کارروائیاں

عیسائیوں نے اسلام کے بارے میں جو مخالفانہ کارروائیاں کیں ان کے متعلق فرمایا کہ

مسیحی اسلام کے مٹا دینے کے لئے نہایت کوشش سے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو پیدا کرتے ہیں اور اسلام کی پاک تاثیروں کو روکنے کے لئے بیہودہ افترا اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور اپنے دین کے پھیلانے کے لئے جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ کیوں خاموش رہتا

یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ہمیشہ تعلیمِ قرآنی کا نگہبان رہے گا۔ کیونکر ممکن تھا کہ وہ خاموش رہتا جب تک مسیحی اقوام کی طرف سے کی گئی ساحرانہ کارروائیوں کے مقابل پر خدا تعالیٰ معجزہ کی قدرت رکھنے والا کوئی دکھا کر انہیں پاش پاش نہ کرتا۔ تب تک اس جادوئے فرنگ سے لوگوں کو مخلصی حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ سو اس نے اس بندہ کو اپنے الہام و کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے اور روحانی معارف و دقائق سے مشرف کیا ہے۔

اشاعتِ اسلام کی پانچ شاخیں

اللہ تعالیٰ نے تائیدِ حق اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے ہاتھ سے پانچ طور کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ ایک تالیف و تصنیف کا۔ دوسرا اتمامِ حجت کے لئے اشتہارات کا۔ تیسرا یہ ہے کہ خبر پا کر مہمان آتے ہیں۔ انبیاء کے طریق پر عمل اور موقعہ کے مطابق ان سے باتیں کی جاتی ہیں۔ اس طرح ان کو روحانی فائدہ پہنچتا ہے اور بعض صورتوں میں یہ گفتگو کتابوں کی نسبت نہایت مفید اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والی ثابت ہوتی ہے۔ چوتھا مکتوبات ہیں جو طالبانِ حق یا مخالفین کو لکھے جاتے ہیں ہر ماہ تین سو سے ایک ہزار تک خطوط کی آمد ہے۔ پانچواں بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔

خاکسار حاضرین سے عرض کرتا ہے کہ آپ سب بخوبی جانتے ہیں کہ ان پانچوں سلسلوں کو جاری رکھنے بلکہ ترقی دینے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے اور ایسے افراد بھی جو تالیف کتب وغیرہ اور تربیت و تبلیغ میں شب و روز منہمک رہیں۔

اصحابِ احمد کی قربانیاں

حضور کے تربیت یافتہ صحابہ میں سے بطور مثال میں چند نام پیش کرتا ہوں جنہوں نے بے دریغ مالی قربانیاں کیں مثلاً حضرت سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی جو ماہوار بہت بڑی رقم بھجواتے تھے حضرت چوہدری رستم علی صاحب جنہوں نے ملازمت میں بڑی ترقی پانے پر ساری زائد ترقی اور معمول والا چندہ پیش کرتے رہے۔ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیری جنہوں نے پچاس کے قریب طلباء کو مرکز میں اپنے خرچ پر تعلیم کے لئے بھجوایا۔

بعض دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے دیارِ محبوب میں دھونی رما کر بیٹھ گئے مثلاً حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کوئی پچاس سال پہلے کم و بیش دو صد روپیہ کی ملازمت پر لات مار کر آ گئے اور اتفاقاً انہیں پندرہ روپیہ کی ملازمت مل گئی۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اپنی عالیشان کوٹھیاں اور شان و شوکت کو تیاگ کر قادیان کی چھوٹی سی کوٹھڑی میں بسر اوقات کرنے لگے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی طرف سے آپ کو ...

ملازمین کا ڈائریکٹر مقرر کر دیا گیا اس کے اخراجات کا بیشتر حصہ آپ برداشت کرتے تھے اور آپ کی خاص توجہ سے وہ کالج ترقی پا گیا۔ تاریخ آزادی ہند کے اوراق میں دو مسلم رہنماؤں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کے نقوش ثبت ہیں ان کے برادر اکبر حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب مرکز احمدیت میں خدمت دین میں مصروف رہے ان کی قابل ذکر ایک یادگار محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم ناظر اصلاح و ارشاد موجود ہیں۔ حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب جو قانون کی پریکٹس میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ کے چیئرمین جو انگریز ہوتا تھا، رہے تھے۔ آپ ان سب کاموں کو چھوڑ کر خدمت سلسلہ کے لئے قادیان ہجرت کر کے چلے آئے۔ آپ کے فرزند ارجمند حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ایسے مناصب جلیلہ پر فائز رہے جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوئے۔ آخر پر کئی سال سے آپ بین الاقوامی عدالت کے جسٹس رہے تھے نئی میعاد کے لئے آپ کا نام بھی زیر غور لانے کے لئے پیش تھا لیکن آپ نے ایک رؤیا دیکھا جس کے مطابق آپ نے اس جاہ و جلال والے منصب سے ہاتھ کھینچ لیا اور بقیہ زندگی لسانی و قلمی خدمت قرآن و اسلام کے لئے وقف رکھی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے سفر کشمیر کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک وفد تعیین تحقیقات کے لئے بھجوانا چاہتے تھے ایک نہایت غریب احمدی حضرت میاں شادی خان صاحب رضی اللہ عنہ نے تین سو روپیہ دیا جب ان کو پتہ لگا کہ حضور نے فرمایا ہے انہوں نے گھر کا سارا سامان فروخت کر کے روپیہ دیا ہے لیکن ابھی گھر میں چارپائیاں وغیرہ سامان موجود ہے تو انہوں نے یہ سامان بھی فروخت کر کے اس کی رقم حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب رضی اللہ عنہ تحصیلدار ہو گئے وہ کہتے تھے کہ یہ میری قابلیت نہیں حضور کی دعاؤں کی برکت ہے۔ اس زائد تنخواہ پر میرا حق نہیں اور زائد ساری رقم خدمت دین پر صرف کرتے اتنی سادگی اختیار کرتے کہ درزی سے اصرار کرتے کہ ایک روپیہ میں دو کرتے تیار کر دو۔ میں اس سے زیادہ رقم خرچ نہیں کر سکتا۔

ایک عجیب واقعہ ہوا حضور غالباً لدھیانہ میں تھے۔ آپ نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب رض کپورتھلوی سے پوچھا کہ ایک اشتہار کے لئے کچھ روپوں کی ضرورت ہے کیا آپ کی جماعت اتنی رقم دے سکتی ہے انہوں نے عرض کی کہ دے سکتی ہے اور فوراً کپورتھلہ جا کر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کیا اور فرماتے ہیں کہ رقم لے کر آ کر پہنچا حضور بہت خوش ہوئے۔ پھر حضرت منشی اروڑے خان صاحب رض کے آنے پر ذکر کر دیا کہ آپ کی جماعت نے بر وقت مدد کی انہوں نے پوچھا کونسی مدد؟ اور معلوم ہونے پر عرض کیا کہ ہمیں تو اس کا علم تک نہیں۔ منشی ظفر احمد صاحب نے وہ رقم جماعت کی طرف سے پیش کی تھی لیکن منشی اروڑے خان صاحب نے چھ ماہ ان سے کلام نہیں کیا کہ خدمت کا ایسا موقعہ تھا اور ہمیں اس سے محروم رکھا یہ تھا جذبہ خدمت دین کا ان بزرگوں میں کہ ایک نے خود قربانی کی لیکن یہ قربانی اپنی جماعت کے نام پر پیش کی اور دوسرا محرومی کے باعث تڑپنے لگا۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب رض کی بے مثال قربانی

آپ ہمیشہ ہی قلمی لسانی اور مالی قربانیوں میں اولیت کے مقام پر رہے۔ ملازمت کشمیر سے فارغ ہو جانے پر آپ اپنے وطن میں ایک شفاخانہ تعمیر کر رہے تھے کچھ سامان خرید کرنے کے لئے لاہور آنا ہوا۔ قادیان کے قریب آنے پر قادیان چلے آئے۔ اب منتظر تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اجازت ملے تو واپس جائیں۔ ایک روز حضور نے فرمایا آپ کو تکلیف ہوتی ہوگی آپ اپنی ایک بیوی کو بلوا لیں۔ چنانچہ آپ نے بلوا لیا۔ پھر فرمایا کہ آپ اپنی لائبریری بھی منگوا لیں۔ یہ لائبریری اپنے رنگ میں عدیم المثال تھی آپ نے وہ بھی منگوا لی پھر حضور نے فرمایا الہام ہوا ہے کہ آپ اپنے وطن کی طرف مائل نہ ہوں آپ نے شفاخانہ کی تعمیر وغیرہ کا کچھ خیال نہ کیا اور قادیان میں مستقل اقامت اختیار کر لی۔ فرماتے تھے کہ پھر مجھے خواب میں بھی اپنے وطن کا خیال نہ آیا اس وقت کا قادیان آپ جیسی شخصیت کے لئے آمد کا ذریعہ نہیں تھا یہاں آپ کا صبح سے رات کا شغل مفت دینی تعلیم دینا، مفت علاج کرنا اور درس قرآن و حدیث دینا تھا۔ اللہ تعالیٰ پر آپ کا توکل کامل تھا آپ نے ظاہری اسباب کے موجود نہ ہونے پر بھی کسی قسم کا خیال نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے جو رزاق ہے یہ سامان فرمایا کہ آپ کی اعلیٰ طبی قابلیت کی شہرت کی وجہ سے مریض دور دراز علاقوں سے آپ کے پاس آتے حالانکہ بٹالہ سے قادیان تک کا سفر نہایت کٹھن تھا۔ یہ ذریعہ آمد تھا جس سے آپ سلسلہ کی خدمت، غرباء طلباء اور نادار افراد کی امداد بھی فرماتے تھے اور اپنا علمی شوق پورا کرنے کے لئے غیر ممالک تک سے کتب منگواتے تھے۔

آپ کی فدائیت اور جاں نثاری کی تعریف حضور علیہ السلام نے بارہا فرمائی چنانچہ فرمایا:

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

یعنی کیا اچھا ہوتا اگر امت کا ہر شخص نور دین ہوتا ایسا ہی ہوتا اگر ہر دل نور یقین سے پر ہوتا

دو شہداء کرام رض

اس وقت پاکستانی حکومت نے اپنی مملکت احمدیوں کے خون کو ارزاں سمجھ رکھا ہے احباب کو بے خوفی اور دلیری کی راہ حضرت سید عبداللطیف صاحب رض اور آپ کے ایک رفیق نے دکھائی تھی۔

حضرت سید عبداللطیف صاحب رض کی ناز و نعمت میں پرورش ہوئی تھی۔ لاکھوں کی جائیداد کے مالک تھے ہزاروں آپ کے شاگرد تھے علم و فضل میں آپ کا اعلیٰ مقام تھا۔ آپ کو امیر کابل نے بلوا کر قید کر دیا اور ایک من تیس سیر کی بیڑی اور ہتھکڑی پہنا دی ایسی تکلیف دہ حالت میں جو موت سے بدتر تھی آپ کو چار ماہ رکھا گیا۔

ملاؤں سے آپ کی بحث کرائی گئی جو امیر کابل کے سامنے پیش کرنے کی بجائے صرف یہ بتلایا گیا کہ ان پر فتویٰ تکفیر عائد کر دیا گیا۔ امیر نے کئی دفعہ آپ سے کہا کہ اپنے عقیدہ کو چھوڑ دو جس سے آپ نے انکار کیا اور شہید ہونا اور اپنے اہل و عیال کو تکلیف میں ڈالنا قبول کیا۔ بعد میں آپ کے خاندان کو جلا وطن کر کے قید کر دیا گیا۔ قاضی اور امیر کابل نے پہلے آپ کو پتھر مارے۔ پھر لوگوں نے ہزاروں پتھروں کی بارش کر دی اور آپ شہید ہو کر واصل باللہ ہو گئے۔

حضور علیہ السلام نے ہر دو شہداء کے بارے میں تذکرۃ الشہادتین کتاب تالیف کی۔ اس کتاب کی ابتداء میں حضور رقم فرماتے ہیں:

"اس زمانہ میں اگرچہ آسمان کے نیچے طرح طرح کے ظلم ہو رہے ہیں مگر جس ظلم کو اب میں ذیل میں بیان کروں گا وہ ایک دردناک حادثہ ہے کہ دل کو ہلا دیتا ہے اور بدن پر لرزہ ڈالتا ہے"

نیز فرمایا:

"اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا"

اللہم صل علی محمد وآل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

اعلان
منجانب دار القضاء قادیان

مقدمہ سٹرل ربر ورکس لمیٹڈ کلکتہ کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ مکرم میاں محمد صدیق صاحب مرحوم کلکتہ کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ مرحومہ کے حصہ کی رقم قابل تقسیم ورثاء ہوئی ہے۔

لہٰذا اعلان ہذا کے ذریعہ مرحوم کے جملہ ورثاء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ایک ماہ کے اندر نظامت دار القضاء میں رابطہ قائم کریں۔ میعاد کے گزر جانے کے بعد کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ ورثاء اپنی جماعت کی معرفت تصدیق سے چٹھی بھجوائیں اور مکمل ایڈریس تحریر کریں۔

ناظم دار القضاء قادیان

حسین یادوں کے نہ مٹنے والے نقوش!

حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی یاد میں

از مکرم سید شاہد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سونگھڑہ

عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ ستمبر ۱۹۸۵ء میں حضرت الحاج چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے وصال کے تعلق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کہ

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنے سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمے سے پانی پیئے گی ....."
(تجلیاتِ الٰہیہ)

کے تسلسل میں فرمایا ہے کہ

"ایک ذات (حضرت چوہدری صاحبؓ) میں یہ ساری باتیں اکٹھی ہوگئیں۔ ایک سرچشمے سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں فخر کرتا تمام اقوام عالم نے فائدہ اٹھایا اور سیراب ہوئیں ......"

ذیل کے چند واقعات حضرت الحاج چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ سے قربت و تعلق خاطر نیز آپؓ کی محبت و حسنِ سلوک کے بیّن ثبوت ہیں۔ لہٰذا اسی ضمن میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت میں آپ کی پیشگوئی کے الفاظ "ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی" کے تحت حضرت چوہدری صاحبؓ کو آپؑ کی غلامی میں جو چشمہ حاصل رہا ہے نہ صرف قابلِ ذکر ہے بلکہ دوسروں کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

★ محترم سید علام الدین احمد صاحب شاہ قادری ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر کٹک مقیم سونگھڑہ کا بیان ہے کہ ۱۹۴۲ء میں محترم سید صاحب موصوف نے I.C.S کے امتحان کے سلسلہ میں دہلی گئے ہوئے تھے اور وہاں مقیم تھے۔ خواہش ہوئی کہ حضرت چوہدری صاحبؓ سے (جو آن دنوں فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج ہوا کرتے تھے۔) مل آئیں۔ جب آپؓ کی کوٹھی پر محترم سید صاحب ملاقات کے لئے گئے دورانِ ملاقات علاوہ دوسرے امور کے حضرت چوہدری صاحبؓ نے محترم سید صاحب کی آمد کی غرض دریافت فرمائی تو جواباً محترم سید صاحب نے بتایا کہ وہ I.C.S کے امتحان میں شرکت کی غرض سے دہلی آئے ہوئے ہیں۔ تو حضرت چوہدری صاحب چونک پڑے اور فرمایا "اچھا! فلاں تاریخ کو ہی آپ کا انٹرویو ہے نا!"

محترم سید صاحب اب تک اس امر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ باوجود اپنی اہم ترین مصروفیات کے حضرت چوہدری صاحبؓ کو علاوہ اپنے مفوضہ فرائض کے دوسرے کے معاملات کا بھی علم ہوا کرتا تھا جبکہ ان دنوں حکومتِ انڈیا کے تحت صرف ایک یا دو افراد کو ایسے امتحانات میں شرکت کی اجازت ہوتی تھی۔

★ اخویم مکرم سید محمد سرور صاحب حال مقیم بھبنیشور کا بیان ہے کہ جب وہ ۱۹۶۱ء میں کئی دوسرے احباب کی معیت میں اڑیسہ سے جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کی غرض سے گئے تھے تو جلسہ سالانہ کے سٹیج پر ہی حضرت چوہدری صاحبؓ سے اُن کی اور محترم مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کو شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ دورانِ ملاقات جب محترم مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب نے حضرت چوہدری صاحبؓ سے بعد از مصافحہ آپؓ کے ہاتھوں کو چومنے کی کوشش کی تو یکدم حضرت چوہدری صاحبؓ نے اپنے ہاتھ کھینچتے ہوئے فرمایا۔

"نہیں! یہ سلوک صرف اور صرف خاندان (خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے کیا جا سکتا ہے۔"

اللہ اللہ! ایسی محبت۔ اطاعت و عقیدت جو واقعی خاندانِ اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کی جانی لازم و ملزوم ہے سوائے حضرت چوہدری صاحبؓ جیسے ایک سچے عاشق و فدائی کے اور کس سے ہو سکتی ہے؟

مذکورہ واقعہ سے صرف خاندانِ اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عاشقانہ و محبانہ سلوک کی مثال نہیں ملتی بلکہ اس جیسے سینکڑوں واقعات ہیں جو آپؓ کی زندگی سے وابستہ تھے۔ اسی جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۶۱ء کی بات ہے مکرم سید محمد سرور صاحب آف بھبنیشور کا بیان ہے۔ حضرت چوہدری صاحبؓ کسی ایک اجلاس میں صدرِ اجلاس تھے دریں اثناء آپ کو کسی حاجت بشری کے لئے باہر جانا ہوا تو صدارتی کرسی پر اس وقت کے (حضرت) صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو ہی سپرد فرما دیتے ہیں نیز جب یہی صاحبزادہ صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی تقریر ہوتی ہے تو آپؓ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔

قارئین! ذرا غور سے ان واقعات پر نظر ڈالیں کہ جہاں ان میں حضرت چوہدری صاحبؓ کی، خاندانِ اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عاشقانہ اور محبانہ تعلق کی مثال ملتی ہے، وہاں (حضرت) صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو صدارتی کرسی سونپنا اور پھر صاحبزادہ صاحب کی تقریر پر بے ساختہ آنسو جاری ہونا آپؓ کی روحانی فراست اور دور بینی کا بیّن ثبوت ہیں۔

★ وجود اس کے کہ آپؓ دنیوی وجاہت اور عزت کی حامل عظیم المرتبت شخصیت کے مالک تھے۔ لیکن آپ کی تمام ترین تحریر اور تقریریں اکثر نہایت عاجزانہ الفاظ میں ہوا کرتی تھیں۔ جسمیں خصوصیت سے آپ کی تصنیف "تحدیث نعمت" نامی خود نوشت، سوانح حیات ہے۔ ایسی عاجزی و انکساری کے آئینہ میں سلسلہ کے ایک پرانے واقف زندگی محترم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی سابق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بیان کے مطابق ۱۹۳۵ء کی بات ہے کہ حضرت چوہدری صاحب مسجد مبارک قادیان کے شہ نشین میں تشریف فرما ہیں اور اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی مجلس علم و عرفان جاری ہے۔ آپؓ بھی اس مجلس کے ایک عاشق کی حیثیت سے ہمہ تن گوش ہیں لیکن اپنے آپ کو ذکر الٰہی میں مشغول نہایت عاجزی اور انکساری کی حالت میں دوسرے احباب کے ساتھ شامل ہیں جیسی کہ اپنی دنیوی وجاہت اور پوزیشن کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔

★ ۱۹۶۲ء کی بات ہے کہ انگلستان کے دربار میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قصبہ کے اور صوبہ اڑیسہ میں سوروہ نامی قصبہ میں جماعت کے قیام کا فیصلہ ہوتا ہے جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مخالفین احمدیت کا سر کچلنے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت دینے کے لئے سوروہ نامی قصبہ میں مباہلہ کا انتظام کرتا ہے۔ چنانچہ مباہلہ سے قبل جہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کی گئی وہاں ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں مقیم بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کو بھی دعائے خاص کی تحریک کی گئی۔ جن میں حضرت چوہدری صاحب کی شخصیت بھی تھی جبکہ اُس وقت اقوام متحدہ کے صدر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ باوجود بے حد مصروفیات کے آپ کو سلسلہ سے جس قدر محبت و شفقت تھی، پر خلوص اور محبت بھرے ہمدردانہ خط سے زیادہ تاریخ احمدیت کے سنہری باب میں لکھنے کے لائق ہے۔ چنانچہ محترم سید ابراہیم سید محمد ذکریا صاحب مرحوم سونگھڑہ، سابق صدر جماعت احمدیہ کھدرک کی طرف سے دعا کی درخواست کے جواب میں تحریر فرما رہے ہیں:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

East 65th Street
New York-21 USA.
22-2-63

محترمی سید صاحب!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
[illegible]

میں تھا۔ آپ کا والا نامہ مورخہ ۲۴ر جنوری مجھے سفر کے دوران میں ہی نیویارک سے ہو کر مل گیا تھا۔ اور اس کے ملتے ہی میں نے عاجزانہ دعائیں شروع کر دی تھیں۔ ۷ر فروری کو میں لنڈن پہنچا۔ ۸ر کو جمعہ کی نماز مسجد لنڈن میں ادا کرنے کی توفیق ملی۔ وہاں بھی درد مندانہ دعاؤں کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے قبول فرمائے۔ مباہلہ کا حق نبی یا خلیفہ کا ہے۔ یا نبی یا خلیفہ کی اجازت سے اور ان کی ہدایات کے ماتحت جماعت کو یا جماعت کے کسی حصہ کو۔ اور مباہلہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ دونوں فریق اپنے دعاوی اور ان کے تائیدی دلائل مباہلہ سے پہلے مجلس میں بیان کریں تا اللہ تعالیٰ کے حضور حجت پوری ہو جائے اور نفس غفلت یا لاعلمی میں اپنے تئیں ہلاکت کے لئے پیش نہ کرے۔ آپ نے جو حالات لکھے ہیں ان کے زیر نظر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مجبوری پر رحم کی نظر رکھتے ہوئے جماعت بھدرک کو مضطر گردانے اور امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء کے ماتحت آپ کی اور ہم سب کی زاری اور فریاد کو سننے اور حق کو غلبہ عطا فرمائے اور باطل کو سرنگوں کرے۔ آمین۔ میں یقین کرتا ہوں کہ آپ سب رمضان کے مہینہ میں خصوصاً بہت عاجزی اور تضرع اور فروتنی سے دعائیں کرتے رہے ہوں گے اور سال ختم ہونے تک بقیہ ایام میں آستانہ الٰہی پر گرے رہیں گے۔ اور دعاؤں میں یہ پہلو اختیار کئے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی نشان نمائی فرمائے۔ نہ اس لئے کہ آپ کی بات پوری ہو بلکہ اس لئے کہ کلمۃ اللہ کی بلندی اور سرفرازی ہو اور سنگلاخ زمین میں حق کے غلبے کے لئے راستہ صاف ہو اور لوگوں کے دل حق کی طرف مائل ہوں اور حق قبول کرنے کے لئے کشادہ ہوں تا بنی نوع انسان غفلت میں ہلاک نہ ہوں بلکہ مخصوص آفات کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی توفیق پا کر اسے نجات اور فلاح کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یا رب العالمین۔

عاجزہ پر معاصی تقصیر دار ہے۔ آپ کا بے وطن بھائی بھی دعا کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کی اور ہم سب کی پکار کو سننے اور اسے قبولیت کے شرف سے نوازے آمین

والسلام

خاکسار ظفر اللہ خان "

اسی پر ہی بس نہیں کی بلکہ جب بھی کسی احمدی دوست جو صوبہ اڑیسہ سے تعلق رکھتے ہوں، سے ملتے تو مباہلہ سورو کے تعلق میں احوال دریافت کیا کرتے۔ یہی بات اخویم محترم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی بطور گواہ کے بتلائی ہے۔

★ اغلباً سنہ ۱۹۲۱ء کا واقعہ ہے کہ حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کسی کار کے سلسلہ میں صوبہ اڑیسہ کے شہر کٹک تشریف لائے ہوئے تھے تو "کٹک ٹاؤن ہال" میں آپ کے اعزاز میں ایک اجلاس منعقد ہوا تھا جس میں آپ رضی اللہ عنہ کی بھی تقریر تھی۔ ناچیز راقم الحروف کے والد محترم سید غلام احمد صاحب مرحوم سابق نائب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ (سنہ ۱۸۹۶ء تا سنہ ۱۹۸۲ء) کا بیان ہے کہ

" کٹک ٹاؤن ہال میں حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی آمد اور تقریر کی اطلاع سے کثرت کے ساتھ مسلمانان اڑیسہ خصوصاً "احمدی اور غیر از جماعت مخالفین بھی آپ کی ملاقات اور تقریر سننے کے اشتیاق سے کشاں کشاں چلے آئے جن میں خاکسار (والد محترم۔ ناقل) بھی تھا۔ حضرت چوہدری صاحب کی تقریر انگریزی زبان میں تھی۔ دوران تقریر سونگھڑہ کے کسی ایک معاند و مخالف احمدیت کو (اپنے آباؤ اجداد کی سنت کے عین مطابق۔ ناقل) یہ شرارت سوجھی کہ گویا حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کو اردو زبان و ادب سے بالکل لگاؤ و اہلیت نہیں، مجلس میں ہی شور مچانا شروع کر دیا کہ "ہم انگریزی سمجھ نہیں سکتے اردو زبان میں ہی تقریر فرما دیں" وغیرہ وغیرہ۔ اس پر فی الفور حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی تقریر سے رکتے ہوئے برجستہ طور پر کی گئی گزشتہ انگریزی تقریر کا بجنسہٖ لفظ بلفظ نہایت فصیح اور بلیغ اردو زبان میں ترجمہ کر ڈالا۔ نیز اپنی تقریر جاری رکھی اور مخالفین احمدیت کو ورطۂ حیرت میں ڈال کر ان میں سکوت کی کیفیت پیدا کر دی

★ اپنے بے وطن دور دراز بھائیوں سے جو سلوک آپ رضی اللہ عنہ کے تھے ان میں سے ایک اور واقعہ بزرگوارم محترم سید محمد ذکریا صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بھدرک کے الفاظ میں ہی پڑھیے۔ محترم سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں:۔

" انگریزوں کی عملداری میں جبکہ محترم چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ ریلوے اور کامرس کے ممبر تھے اور اپنے دورہ کے سلسلہ میں بذریعہ ریل اڑیسہ سے گزرنے والے تھے تو اس وقت میں نے موصوف کو کلکتہ خط لکھ کر اس بات کی خواہش ظاہر کی تھی کہ اگر اجازت مرحمت فرما دیں تو ہم چند احمدی بھدرک اسٹیشن پر شرف باریابی حاصل کریں۔ کلکتہ کے ایک احمدی دوست نے بعد میں مجھے بتلایا کہ جس وقت آپ کا (یعنی محترم سید صاحب مرحوم کا۔ ناقل) خط پہنچا تو چوہدری صاحب محترم نے خط پڑھ کر اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کو جو غالباً غیر احمدی تھے ہدایت کی کہ بھدرک اسٹیشن پر مجھے جگا دینا۔ سیکرٹری صاحب موصوف ازراہ ہمدردی اس بات کا اظہار کیا کہ چونکہ اس وقت رات دو بجے ہوں گے اس لئے اس وقت آپ کو DISTURB کرنا مناسب نہیں سنتے ہی محترم چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ نے فوراً جواب دیا۔ "I WANT TO BE DISTURB" ۔ یہ واقعہ غالباً سنہ ۱۹۳۶ء یا سنہ ۱۹۳۷ء کا ہے۔ "

اس واقعہ سے عیاں ہو جاتا ہے کہ بحیثیت فرد کے حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کو دوسرے ایک عام احمدی سے کس قدر محبت تھی۔ یہ صرف اور صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس صداقت کی دلیل ہے کہ آپ نے ایک احمدی کو دوسرے سے رشتۂ اخوت کس طرح باندھ دیا ہے۔

★ والد محترم سید غلام احمد صاحب مرحوم سابق نائب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ ہم سے اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ

" تقسیم ملک سے قبل کی بات ہے کہ حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کو کلکتہ کے گرد و نواح میں سرکاری رائفل کارخانے کے دورہ پر تشریف لے جانا ہوا۔ کارخانے کے ایک پہرہ دار مکرم برکت اللہ صاحب مرحوم کو (جو جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے ایک جوشیلے اور مخلص نو احمدی دوست ہوا کرتے تھے) آپ رضی اللہ عنہ کی آمد پر کارخانہ کا دروازہ کھولتے ہی بعد از سلام علیک و مصافحہ "احمدی ہونے کے ناطے اپنا تعارف کرایا تو از خود حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ ازراہ شفقت و ذرہ نوازی مکرم خان صاحب مرحوم سے اسی مقام پر ہی تمام حاضرین کے سامنے بغلگیر ہوئے جس کا ذکر خود خان صاحب مرحوم نے اکثر احباب جماعت کو پُرنم الفاظ میں سنا کر اپنے ایمان کو تازہ کیا کرتے تھے۔

★ ۔ ضمناً اس امر کا یہاں ذکر کر دینا خالی از موضوع نہ ہو گا کہ حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ تقسیم ملک پہلے یا بعد میں کبھی بھی سونگھڑہ کے دورہ پہ تشریف نہیں لائے۔ جیسا کہ کسی ایک معاند احمدیت نے اس کا ذکر ماہنامہ رسالہ "شبستان" اردو ڈائجسٹ نئی دہلی مجریہ اکتوبر سنہ ۱۹۷۲ء کے صفحہ ۶۲ پر ان الفاظ کیا ہے۔ کہ

" سر ظفر اللہ خان جو اس زمانے میں حکومت ہند کے محکمہ ڈاک و تار کے منسٹر یا وزیر تھے۔ سرکاری دوروں میں اپنی تبلیغی جدوجہد بھی جاری رکھتے تھے۔ چونکہ سونگھڑہ اس زمانے میں قادیانیوں کا اہم تبلیغی مرکز تھا اسی لئے ظفر اللہ اکثر وہاں بھی پہنچے رہتے تھے اور ہر بار ان سے میرا مناظرہ و مقابلہ ہوتا رہتا تھا۔ "

راقم الحروف کے والد محترم سید غلام احمد صاحب مرحوم جو اس معاند احمدیت سے عمر میں سالہا سال بڑے تھے اور یاد داشت کے پکے بھی۔ نیز دیگر بزرگان جماعت احمدیہ سونگھڑہ جو اب تک بفضل تعالیٰ زندہ موجود ہیں، کا بیان ہے کہ کبھی بھی حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ سونگھڑہ تشریف نہیں لائے۔ چہ جائیکہ "ظفر اللہ اکثر وہاں پہنچے رہتے تھے ہر بار ان سے مناظرہ و مقابلہ ہوتا رہتا تھا۔" سراسر کذب بیانی، فریب ہی نیز سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دہی کے سوا اور کچھ نہیں۔ جب حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کا کسی بھی وقت سونگھڑہ پہنچنا ہی ثابت نہیں تو "ان سے مناظرہ و مقابلہ" لعنت اللہ علی الکاذبین۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللّٰہم آمین ☆

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ۹۴ واں جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ (۲)

غیر اقوام کے ساتھ حُسنِ سلوک اور رواداری سے اسلام کا خوبصورت چہرہ دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ لیکن آج ایک مسلم حکومت اور اُس کے نام نہاد سربراہ ضیاء الحق کلمۂ طیبہ کو مٹا رہے ہیں۔ اور اسلام کے خوبصورت چہرہ پر ایک بد نما دھبہ بن کر بیٹھا ہے۔ لیکن یہ ظلم وستم احمدی سپوتوں کے سینوں سے کلمہ طیبہ کو نہیں نکال سکیگا۔ فاضل مقرر نے ولولہ انگیز انداز سے اپنے مضمون کو بیان کیا۔

اِس تقریر کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ نے خطاب فرمایا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق آپ سال ۱۹۸۴ء ماہ اکتوبر میں فلسطین کے کبابیر میں اعلائے کلمۂ حق کی خاطر تشریف لے جانے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے اپنی تقریر میں وہاں کی جماعت کے نہایت ایمان افروز حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

۹۰ سال قبل خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی کہ یُصَلُّونَ علیکَ اَبدالُ الشام و یدعون لک عبادُ العرب کہ آپ پر شام کے ابدال درود بھیجیں گے اور عرب کے صلحاء آپ کے لئے دُعائیں کریں گے۔ اُن ہی ایام میں خدا تعالےٰ نے آپ کو یہ بشارت دی تھی کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی یہ بشارتیں آج نہایت آب و تاب سے پوری ہو رہی ہیں۔

آپ نے بتایا کہ ماہ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں کبابیر (حیفہ) میں حضور اقدس ایدہ اللہ کے ارشاد پر میں گیا۔ یہ جماعت قریباً ۵۰ سال قبل قائم ہوئی تھی۔ اب اس کی تعداد گیارہ سو کے قریب ہے۔ اور یہ سب لوگ عرب ہیں کوئی پنجابی یا ہندوستانی یا پاکستانی نہیں۔ یہ اس علاقہ میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضؓ اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب رضؓ، مولانا محمد شریف صاحب، مولانا محمد سلیم صاحب، مولانا جلال الدین صاحب قمر، مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر، حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب، مولانا محمد منور صاحب کو اس علاقہ میں بطور مبلغ خدمتِ دین بجا لانے کی توفیق ملی۔

تین سال کے وقفہ کے بعد خاکسار کو وہاں کچھ عرصہ رہ کر خدمتِ دین کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور اب مولوی محمد حمید کوثر صاحب وہاں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت قائم ہونے کے بعد وہاں اپنا پریس قائم ہوا تھا۔ وہاں سے البشریٰ کے نام سے عربی زبان میں ایک ماہ نامہ جاری ہوا تھا جو کچھ عرصہ کے توقف کے بعد اب بھی جاری ہے۔ وہاں پر ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ تین سال قبل اسے گرا کر ایک نہایت شاندار مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں کسی حکومت یا ادارہ کی معاونت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ کبابیر کے اکثر احمدی عمالی یعنی کاریگر ہیں۔ انہوں نے اپنی جیب سے لاکھوں ڈالر خرچ کر کے وہاں اتنی شاندار مسجد قائم کی کہ اس کی نظیر سوائے مسجد صخرہ (بیت المقدس) کی مسجد کے قرب و جوار میں نظر نہیں آ رہی تھی۔ [illegible] سیاحوں کے لئے مرتبہ لسٹ میں حکومت کی طرف سے اس مسجد کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

محترم مولانا صاحب نے بتایا کہ دو دفعہ صدر ریاست سے ملنے اور جماعت کے اُصول بیان کرنے اور کتابیں دینے کا موقعہ ملا۔ مسجد کی تصویر کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دریافت کیا کہ اتنی بڑی مسجد بنانے کے لئے پیسے کہاں سے ملے۔ مَیں نے کہا کہ ہم غرباء کے چندوں سے ہی بنی ہے۔ اس سے وہ بہت متاثر ہوئے۔

خدا تعالےٰ نے احباب جماعت کو دینی اور مادی اعتبار سے بہت نوازا ہے۔ ایک موقعہ پر حیفا میں غیر احمدی مسجد استقلال میں وہاں کے قاضی صاحبان سمیت مسلمانوں نے میرے پیچھے نماز پڑھی۔ میرے اثنائے قیام میں ”احمدی حقیقی مُسلمان ہیں“ اور ”ختم نبوت کے منکر کون ہے؟“ دو پمفلٹ عربی زبان میں شائع ہوئے جو بہت مقبول ہوئے۔

محترم مولانا امینی صاحب نے بتایا کہ اُن کے رخصت ہونے کے وقت جماعت کی طرف سے دی گئی الوداعی پارٹی میں شہر حیفا اور مضافات کے نامور اشخاص نے شرکت کی۔ اور افراد جماعت کا بڑے اچھے انداز میں ذکر کیا۔ اور میری روانگی سے قبل میئر آف حیفا بھی الوداعی ملاقات کے لئے آئے اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے مکرم السید محمود احمد عودہ رئیس الجماعۃ کبابیر کا پیغام پڑھ کر احباب کو سنایا جو انہوں نے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے بھائیوں کے لئے جماعت احمدیہ کبابیر کی طرف سے دیا تھا۔ اور عرب بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات و برکات کے لئے درخواست دُعا کی۔

پہلا دن۔ دوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور مختصر وقفہ کے بعد ۲ بجے بعد دوپہر پہلے دن کے دوسرے اجلاس کا آغاز محترم سیٹھ [illegible] محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت ہوا۔

مکرم قاری حافظ نواب احمد صاحب گنگوہی کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

حالات حاضرہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اِس اجلاس کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔

آپ نے بتایا کہ وہ خدا جو عالم الغیب ہے جس کے علم اور احاطہ سے کوئی چیز باہر نہیں اُس کی یہ سُنت اور عادت ہے کہ وہ اپنے رازہائے سربستہ سے بجز اپنے انبیاء و مرسلین کے کسی اور کو آگاہ نہیں فرماتا۔ حضرت رسول کریم صلعم کے ظِل کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم غیب سے وافر حصہ خدا کی طرف سے عطا ہوا۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں مختلف جہات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ پیشگوئیاں اپنی ذات کے متعلق، اپنے اہل بیت، دوستوں اور احباب کے متعلق اپنی جماعت کی غیر معمولی ترقی عالمگیر غلبۂ اِسلام دشمنوں کی تباہی کے متعلق دیگر مادی و سیاسی انقلابات کے متعلق آپ نے بے شمار پیشگوئیاں فرمائیں۔ ان ہزار ہا پیشگوئیوں میں سے بعض پر روشنی ڈالتے ہوئے نہایت ایمان افروز انداز میں ان کے پورے ہونے کا ذکر فرمایا۔

آپ نے اپنی تقریر میں مختلف انذاری اور تبشیری پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے اِس کے ضمن میں مخالفین کی ناکامی اور جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر ترقیوں کے متعلق بعض ایمان افروز تاریخی واقعات بیان کر کے سامعین کے ایمان و یقین میں اضافہ فرمایا۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ داعیاً الی اللہ

اِس اجلاس کی آخری تقریر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مد ظلہ العالی کی ہوئی۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دُنیا کی انتہائی گمراہی کا نقشہ کھینچ کے اور آپ کی بعثت کا ذکر فرمایا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے سب سے پہلا جو حکم نازل ہوا تھا۔ اُس کا مفہوم یہ ہے کہ تمام دُنیا کو اپنے رب کے نام پر جس نے آپ کو اور کل مخلوق کو پیدا کیا ہے پڑھ کر آسمانی پیغام سُنائیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی میں ہی آپ کے فرائض اور آئندہ آنے والی ذمہ داریوں سے آپ کو اجمالاً آگاہ کیا۔ اور آئندہ چل کر وَ داعیاً الی اللہ باذنہٖ و سراجاً منیراً کے الفاظ سے آپ کو داعی الی اللہ کے مقام پر فائز فرما کر آپ کے فرائض منصبی کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا اور پھر بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ارشاد ربانی کے ذریعہ فریضۂ تبلیغ کو آپ کی بعثت کی اصل غرض قرار دیا۔

محترم حضرت صاحبزادہ نے مختلف ایمان افروز اور تاریخی واقعات کی روشنی میں نہایت پُر کیف انداز میں جو سامعین کے قلوب پر بہت اثر پذیر ہو رہا تھا واضح فرمایا کہ حضرت سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے اذن سے داعی الی اللہ کے بلند ترین مقام پر فائز ہو کر فریضۂ تبلیغ کو جس رنگ میں سرانجام دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جب ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر غور و فکر کی نظر ڈالتے ہیں تو آپ کو زندگی کے ہر موڑ پر ایک کامیاب اور نہایت کامیاب داعی الی اللہ کی شکل میں پاتے ہیں۔ آپ گھر میں ہیں یا باہر مقام امن میں ہیں یا جنگ میں دوستوں میں ہوں یا دشمنوں میں

غرض کبھی بھی ہیں ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے فرض منصبی سے غافل نہیں ہوئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود داعی الی اللہ کے بلند ترین مقام پر فائز تھے بلکہ اپنے شاگردوں میں بھی یہ روح پھونک دی تھی کہ وہ داعی الی اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے میں لذت اور فخر محسوس کرتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر کو صحابہ کرامؓ کے نہایت ایمان افروز واقعات کو دلنشین پیرائے میں مزین کرتے ہوئے سامعین جلسہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اور ایمان کو جلا بخشنے والے خطابات کے اقتباسات پیش فرماکر آنحضور صلعم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے داعی الی اللہ بننے کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا دن - پہلا اجلاس

مقدس جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۵ء بروز جمعرات صبح ۱۰ بجے محترم جناب صدیق امیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ کیرلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم ظہیر عالم صاحب امروہی کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

تربیت اولاد اور اسلام کی تعلیم

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔

آپ نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اصلاح معاشرہ تعلیمی اداروں کی ذمہ داریاں ہے وہ ایسا کورس مقرر کریں جس سے بچوں کے اندر اطاعت و فرمانبرداری جیسے اخلاق پیدا ہوں جو سوسائٹی اور کسی بھی ملک کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

آپ نے بہت سے تاریخی واقعات اور قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کیا کہ نوجوانوں کی تربیت کاکس قدر ضرورت ہے۔ نوجوان ہی کسی قوم اور ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں اگر یہ مضبوط ہوں۔ بااخلاق ہوں تو سارا معاشرہ اور ملک مضبوط ہوگا۔ اور پھر روحانی دنیا میں بھی وہ نوجوان خالق حقیقی سے ربط قائم کرکے اپنی عاقبت اور دوسری زندگی کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔ آپ نے اس تعلق سے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا ذکر کیا جنہوں نے نوبل پرائز لیا ہے کہ آپ کی اعلیٰ تعلیمی و اخلاقی تربیت کا ہی نتیجہ ہے کہ انہوں نے اتنا بلند مقام حاصل کیا ہے۔ آپ نے والدین کو بھی اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنے بچوں کی ابتداء سے ہی دینی تربیت کریں تا وہ قوم اور ملک کے مفید وجود ثابت ہوں۔ جن سے ایک خوبصورت اور حسین معاشرہ پیدا ہو۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد کو بھی مثالی رنگ میں پیش کیا۔

ذکر حبیب علیہ السلام

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید و مؤلف اصحاب احمد کی مذکورہ عنوان پر مصائب اور ابتلاء کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُسوۂ حسنہ اور آپ کی تعلیمات پر ہوئی۔

آپ نے بتایا کہ یہ خدا تعالےٰ کی ایک سُنّت مستمرہ ہے کہ الٰہی جماعتیں شدید ابتلاؤں سے گذر کر کُندن بنتی ہیں اور ان کے مخالفین ناکام و نامراد ہوتے ہیں اور انبیاء کی جماعتیں کامیاب و کامران ہوتی ہیں۔ تاریخ انبیاء اس پر شاہد ہے۔

قابل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس قسم کی پریشانیوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا اور ان آزمائشوں میں خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت جس رنگ میں آپ کو حاصل ہوتی رہی اس کو نہایت ایمان افروز واقعات کی روشنی میں بیان فرمایا۔ ان آزمائشوں اور ابتلاؤں کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمایا کہ

دُنیا پر یہ ظاہر ہو جائے کہ دعویٰ ایمان و بیعت میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ لوگ جو ان آزمائش کی گھڑیوں میں آخیر تک صبر کریں گے اور مصائب کے زلزلوں اور حوادث کی آندھیوں کا صبر و استقلال اور دُعا اور استعانت خداوندی سے مقابلہ کریں گے تو وہ آخر کار فتح حاصل کریں گے۔ اور خدا تعالےٰ اپنی برکتوں کے دروازے ان پر کھول دے گا۔

اس ایمان افروز تقریر کے بعد عزیزم رفیق احمد صاحب مدراسی متعلم مدرسہ احمدیہ نے خوش الحانی سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی

اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔

خاکسار نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اُس وقت دعویٰ فرمایا تھا جب کہ اِسلام اور مسلمان اندرونی و بیرونی حملوں کے شکار ہو کر مایوسی اور قنوطیت سے دوچار ہو گئے تھے۔ ایک طرف مسلمان اِسلام اور قرآن کریم سے دُور ہو کر ضلالت اور گمراہی کی اتھاہ گہرائی میں جا پڑے تھے تو دوسری طرف دشمنانِ اسلام، اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے اِس رنگ میں حملہ آور ہو رہے تھے کہ اُنہیں یقین ہو چلا تھا کہ چند سالوں کے اندر اندر اسلام دُنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جائے گا۔ ایسے مایوس کن حالات میں مسلمانانِ عالم زبانِ حال سے پکار رہے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق کسی مسیحا نفس کو کھڑا کرے جو اِس جسم بے جان میں روح پھونکے اور تجدید و احیاء دین کا فریضہ سرانجام دے۔

چنانچہ عین موقعہ پر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرماکر اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی بنیاد ڈالی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی نہایت عظیم الشان اور نہایت کامیاب تبلیغی سرگرمیوں کا اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے کوششوں کا ذکر کیا۔

خاکسار نے ضیاء الحق کے آرڈیننس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب یہ آرڈیننس جاری ہوا تو پاکستان کے اخباروں نے نہایت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے (نعوذ باللہ) تابوت احمدیت میں آخری کیل قرار دیا تھا۔ لیکن اس آزمائش کے دور میں جماعت احمدیہ کو سطح عالم پر جو کامیابیاں اور ترقیاں حاصل ہوئیں یہ اس بات پر شاہد ہے کہ یہ آرڈیننس مخالفین حق و صداقت کے تابوت پر آخری کیل ہے۔

خاکسار نے اپنی تقریر کے آخر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ حاصل ہونے والے عالمگیر غلبۂ اِسلام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیاں بیان کیں۔

اس تقریر کے بعد امریکہ سے تشریف لائے ہوئے محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے داماد ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں برّاعظم شمالی امریکہ میں احمدیت کے قیام اور اس کے نفوذ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اِس وقت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے امریکہ میں تقریباً ۳۵ فعال جماعتیں ہیں۔ پہلے ہماری ۹ باقاعدہ مساجد تھیں باقی مشن ہاؤس تھے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک سال پہلے امریکہ میں پانچ مرکزی مشن ہاؤس و مساجد بنانے کی مبارک سکیم کی منظوری دی تھی۔ خدا کے فضل سے اِس وقت لاس اینجلز۔ نیویارک۔ شکاگو۔ واشنگٹن اور ڈیٹرائٹ میں کشادہ جگہ خریدی جا چکی ہیں۔ ڈیٹرائٹ وہی شہر ہے جہاں ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ۱۹۸۳ء میں شہید کئے گئے تھے۔ ان ۵ مرکزی مشنز کے علاوہ ۱۰ دیگر مشن بھی قائم کئے گئے اور جگہ خریدی گئی ہیں۔ لاس اینجلز کی جماعت ۵۰ خاندانوں پر مشتمل ہے اور فعال لجنہ اماء اللہ بھی قائم ہے جس کی صدر خاکسار کی اہلیہ جو ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی بڑی بیٹی ہیں۔ ۱۹۸۶ء میں انشاء اللہ ایک عظیم الشان مسجد کی سنگ بنیاد رکھی جائے گی۔

مکرم موصوف نے بتایا کہ مَیں امریکہ سے قادیان آتے ہوئے راستہ میں لندن میں جاکر مورخہ ۱۳ دسمبر کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ خدا کے فضل و کرم سے حضور اقدس خیریت سے ہیں اور تمام حاضرین کو محبت بھرا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ارشاد فرماتے ہیں۔

بعدہٗ محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ نے فلسطین سے تازہ آمدہ ٹیلیگرام جو مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ حیفہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کی مبارکباد پر مشتمل تھا احباب کو سنایا اور مختصر مگر جامع الفاظ میں بیان کیا۔ نیز ایک مجلس کے دوران گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حدیث میں آتا ہے کہ من قال لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ دخل الجنّۃ۔ جو لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کہے جنت میں داخل ہوگا۔ لیکن صدر پاکستان کہتے ہیں کہ جو لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ دخل السّجن۔ کہ جو لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کہے گا وہ قیدخانہ میں جائے گا۔ نیز آپ نے کہا کہ ہمارے پروگرام میں غیر مہمانوں کے تاثرات رکھا جاتا ہے۔ اسی کے تحت مکرم حمید الرحمٰن صاحب نے امریکہ میں احمدیت کے اثر و نفوذ کے حالات

سُنسائے۔ پھر مولانا امینی صاحب نے محترم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید کے ارشاد کی تعمیل میں فرمایا کہ

ہمارے ہمسایہ ملک سری لنکا میں ایک جماعت قائم ہے۔ آپ نے کہا کہ جب محترم مولانا عبداللہ صاحب مرحوم جو مالابار کے رہنے والے تھے۔ وہ تامل زبان بھی جانتے تھے۔ وہ اکثر وہاں پر کام کرتے تھے اور کام کرتے تھے۔ اُن کے بعد آج محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو نے اس کمی کو پورا کیا اور وہ بھی اکثر سری لنکا جاتے ہیں اس سال بھی موصوف کے وہاں جانے پر چھ افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے ہیں جن میں دو افراد یہاں آئے ہیں۔ اور مزید بیعتوں کا سلسلہ جاری ہے۔

یہاں ایک مشن قائم کرنے کے لئے زمین خریدنے کا پروگرام ہے۔ خدا کے فضل سے ہماری تبلیغی مساعی دن دگنی اور رات چوگنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اب چنڈی گڑھ (پنجاب) میں دار التبلیغ قائم کرنے کے لئے زمین خریدی جا رہی ہے۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر و عصر اور تھوڑے وقفہ کے بعد جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی محترم شیخ محمد رفیق صاحب مدراس کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم محبوب احمد صاحب امروہی کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

مقام خاتم النبیین صلعم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں (ختم نبوت اور عشق رسول)

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ اور امت محمدیہ کے تمام فرقے خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں جن میں ہم احمدی مسلمان بھی شامل ہیں۔ اپنے تمام اندرونی شدید اختلافات کے باوجود حضور اکرم صلعم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں غیر احمدی علماء کا ہم احمدیوں سے سب سے بڑا اختلاف آج کل مسئلہ ختم نبوت کے متعلق ہی پایا جاتا ہے۔ اور یہ اختلاف صرف لفظی نزاع تک محدود ہے۔ اس لئے کہ غیر احمدی علماء کے نزدیک خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے ہیں جبکہ قرآن کریم کی متعدد آیتوں اور خود آنحضرت صلعم کی بے شمار احادیث اور اقوال بزرگان کی روشنی میں خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا نبی ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی کوئی ایسا نبی ظاہر ہو سکتا ہے جو مستقل حیثیت رکھتا ہو۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ تمام فرقہ ہائے مسلمان اس عقیدہ پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی اتباع سے الگ ہو کر یا آپ کی شریعت کی پیروی سے آزاد ہو کر آئے اور اُن کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد آنے والا مسیح موعود نبی اللہ ہے وہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ آنے والا مسیح موعود شریعت محمدیہ کا تابع ہو گا نہ کہ شریعت محمدیہ کو منسوخ کرنے والا ہے۔ ان تمام عقائد سے جماعت احمدیہ کو اتفاق ہے۔

آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے سیدنا حضرت محمد صلعم کے روحانی فرزند جلیل کی حیثیت سے آنحضور صلعم ہی کی شریعت کے احیاء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپؑ کے دعاوی پر روشنی ڈالتے ہوئے اس ضمن میں علماء مخالف کے تمام اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے ختم نبوت کی حقیقت کی وضاحت فرمائی۔

اس تقریر کے بعد عزیزم محمد عثمان علی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم خوش الحانی سے سُنائی۔

اسلام اور حقوق نسواں (عورت کے خلع۔ طلاق۔ نان و نفقہ ورثہ وغیرہ کے تعلق میں)

اس اجلاس کی دوسری تقریر مذکورہ عنوان پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی ہوئی۔ آپ نے بعثت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل عورتوں کی نہایت زبوں حالی اور بد تر مناک حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد آنحضور صلعم نے عورتوں کے مقام کو بلند کرنے اور اُن کو مردوں کے ساتھ مساوی حقوق دینے کے لئے جو عظیم الشان تعلیمات پیش کیں اور عملاً جو بہترین نمونہ پیش فرمایا اس پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے بتایا کہ اسلام نے عورتوں کے لئے علیحدہ جائیداد کا انتظام فرمایا عورتوں کے لئے حق وراثت مقرر فرمایا میاں بیوی کے باہمی حقوق کا تعین فرمایا اسی طرح فاضل مقرر نے خلع طلاق اور نان نفقہ کے بارے میں اسلام کی نہایت خوبصورت دائمی تعلیمات پیش فرمائیں آپ نے مطلقہ عورتوں کے بارے میں مختلف مسائل بیان کرنے کے بعد قرآن مجید کی اس تعلیم کی وضاحت فرمائی و للمطلقٰت متاع بالمعروف حقا علی المتقین۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مطلقات سے حُسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔

اس پُر از معلومات تقریر کے بعد چند ضروری اعلانات ہوئے اس کے ساتھ ہی دوسرے دن کا اجلاس خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن ۔ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے آخری دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۸۵ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۱۰ بجے زیر صدارت محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد منعقد ہوا۔

مکرم زاہد اشرف صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم محمد عبد القیوم صاحب کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

خلافت احمدیہ کی برکات

اس نشست کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ نے پڑھ کر سُنائی۔ اس لئے کہ محترم سیٹھ صاحب اپنی علالت کے پیش نظر جلسہ پر تشریف نہیں لائے تھے۔ فاضل مقرر نے آیت استخلاف کی تلاوت کرنے کے بعد خلافت کی توضیح فرمائی اور بتایا کہ ہر نبوت کے بعد خلافت کا قیام ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے بعد یوشع اور حضرت عیسیٰؑ کے بعد پطرس اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلعم کے اُمتی نبی ہیں جیسا کہ مسلم کی حدیث میں آنحضرت صلعم نے چار مرتبہ مسیح موعودؑ کو نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے۔ پس ضرور تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد بھی خلافت کا بابرکت نظام جاری ہوتا۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلعم نے بشارت دی ہے کہ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ۔

آپ نے خلافت احمدیہ کے قیام اور اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت کی یہ نعمت عظمیٰ نہ دنیاوی بادشاہتوں سے خریدی جا سکتی ہے۔ نہ فوجی حکومت کے زور سے خریدی جا سکتی ہے نہ ملاؤں کی خوشامد سے خریدی جا سکتی ہے یہ نعمت خدا نے صرف اور صرف اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ اور آج مسیح الزمان کی جماعت میں جہاں ایمان اور عمل صالح کے سوتے پھوٹ رہے ہیں خدا تعالیٰ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے خلافت کا شجرۂ طیبہ لگایا ہے۔

اس کے بعد مقرر موصوف نے تاریخ احمدیت کی روشنی میں خلافت احمدیہ کے خلاف مستعملہ تمام قوتوں کے عبرتناک انجام کا ذکر فرمایا۔ آپ نے خلافت رابعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب سے خلافت رابعہ کا بابرکت عہد شروع ہوا ہے تمکین دین اور خوف کو امن سے تبدیل کرنے کی برکات کی نہریں پہلو بہ پہلو چل رہی ہیں جب سے ضیاء الحق نے اپنے کافرانہ آرڈیننس کا اجراء کرتے ہوئے احمدیوں پر بھیانک مظالم ڈھانا شروع کیا احمدیت کی تبلیغ اور اُس کی ترقیات کے لئے نئے سے نئے اور وسیع سے وسیع تر دروازے کھولے جا رہے ہیں اور ایک نرالی شان کے ساتھ تمکین دین کے سامان ہو رہے ہیں۔

محاسن قرآن مجید

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ بہار کی انگریزی زبان میں ہوئی۔

آپ نے بتایا کہ اسلام وہ دائمی اور آخری مذہب ہے جو تمام عالم کے لئے ہر زمانہ اور مکان اور قوم کے لئے قابل عمل ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خود شریعت اسلامیہ کے بارے میں بیان فرمایا کہ

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

کہ آج کے دن تمہارے لئے تمہارے مذہب کو میں نے مکمل کر لیا ہے۔ اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا ہے۔ اور تمہارے لئے مذہب اسلام کو میں نے پسند کیا ہے۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ اسلام حسن قسم

کا حل پیش فرمایا ہے وہ مذہب اسلام ہی ہے یعنی اسلام کا پیش فرمودہ رسول رحمۃ للعالمین اور اس کی معرفت کتاب قرآن مجید ذکر للعالمین ہے۔

آپ کی اس تقریر کے بعد عزیزم مسعود احمد صاحب شرقی حیدرآباد نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک پُر جذب نظم خوش الحانی سے سُنائی۔ اس کے بعد یہ نشست نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن ۔ دوسرا اجلاس

اس مقدس و مبارک جلسہ کی آخری نشست ۲½ بجے بعد دوپہر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ مکرم عبدالقیوم صاحب صابر کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم بشیر احمد صاحب شمیم کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے تقریر شروع فرمائی۔

قومی یکجہتی اور جماعت احمدیہ کی مساعی

فاضل مقرر نے اپنے مخصوص اور دلنشین انداز میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک نہایت اہم موضوع ہے جو اس زمانہ کا تقاضی ہے۔ اس لئے کہ یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ آج دُنیا پُرخطر حالات سے گذر رہی ہے۔

محترم مولانا امینی صاحب نے اپنی تقریر میں قیام امن عالم اور بین الاقوامی یکجہتی کے لئے اسلام نے جو عالمگیر تعلیمات دی ہیں۔ اپنے مخصوص انداز میں انہیں پیش کیا۔ اور اس سلسلہ میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیمات اور جماعت احمدیہ کے پُرامن مسلک پر روشنی ڈالی۔

اسلام اور آزادیٔ ضمیر

اس نشست کی دوسری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل جوائینٹ ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم نے قبول مذہب کے بارے میں بھی آزادیٔ رائے اور آزادیٔ ضمیر کا حق دیا ہے اور فرمایا ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ جس مذہب کو چاہے قبول کرے اس بارے میں کسی قسم کا جبر اور تشدد روا رکھنا جائز نہیں۔

فاضل مقرر نے اس زمانہ کی زبوں حالی اور مذہبی معاملات میں جبر و تشدد کا نقشہ کھینچنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی اور آپ کی جماعت کی شدید مخالفت کا

ذکر کرنے کے بعد اس وقت ضیاء کی حکومت نے جو غیر اسلامی اور غیر انسانی آرڈیننس جاری کیا تھا اس پر تبصرہ کیا۔

اس کے بعد امسال یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کو تمغہ جات تقسیم کرنے کی رسم ادا کی گئی۔

امسال گورو نانک یونیورسٹی میں ایم اے اُردو میں تمام یونیورسٹی میں اوّل آنے والی عزیزہ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نجیب احمد صاحب حافظ آبادی بنت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب کو لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں سونے کا تمغہ پیش کیا گیا۔

دوسرے نمبر پر کرڈاپلی کے مکرم شیخ عبدالعظیم صاحب کو Indian School of Mines (Dhanbad.) میں ایم ٹیک (M. Tech) میں تیسری پوزیشن حاصل ہونے پر ان کو بھی سونے کا تمغہ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے مبارک ہاتھوں سے دیا۔

نکاح

مورخہ ۱۸ر دسمبر بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۱۸ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تعارف

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی قادیان کے مضافات اور آندھرا پردیش کے علاقہ ورنگل میں سینکڑوں افراد کو شرف باحمدیت ہونے کی توفیق ملی تھی۔ مورخہ ۲۰/۱۲/۸۵ محترم بدرالدین صاحب عامل نائب ناظر دعوت و تبلیغ لوکل تبلیغ نے مضافات قادیان اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے اپنے اپنے حلقہ میں ایمان لانے والے احباب کا تعارف کروایا۔ اور بعض بڑے ایمان افروز واقعات سُنائے۔ حیدرآباد سے تقریباً ۵۲ افراد نومبائعین جلسہ سالانہ پر آئے۔

تہجد اور درس القرآن

ان مقدس ایام میں مورخہ ۱۶ر دسمبر سے لیکر ۲۱ر دسمبر تک مندرجہ ذیل علماء کرام کو تہجد کی نماز پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہدؔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضلؔ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب خاکسار محمد عمر اور مکرم قاری نواب احمد صاحب۔

نیز ان مبارک ایام میں مندرجہ ذیل علماء کرام کو بعد نماز فجر مختلف تربیتی موضوعوں پر درس دینے کی توفیق ملی۔

مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہدؔ مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور خاکسار محمد عمر۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کا اختتامی خطاب اور دُعا

جلسہ سالانہ کے پُرکیف لمحات کے اختتام پر نیز دیگر جلسہ کے تمام پروگرام کے بخیر و خوبی انجام پذیر ہونے پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے الوداعی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

الحمد للہ امسال کا جلسہ سالانہ بھی اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکات سموئے ہوئے نہایت خیر و خوبی سے خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے ساتھ اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ پنجاب کے اندرونی حالات کی وجہ سے غیر ممالک کے احمدی پروانے اپنے دائمی مرکز قادیان میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے نہیں آسکے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہندوستان کے طول و عرض کی تمام جماعتوں سے کثیر تعداد میں احباب نے تشریف لاکر اس کمی کو پورا کیا۔ ایسے روحانی اجتماعات میں خدا تعالیٰ کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اور اس میں شرکت کرنے والوں کے حق میں درود اور دُعائیں بھیجتے ہیں۔

اس ضمن میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ فرشتوں کی ایک جماعت ایک دینی مجلس میں شرکت کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ رپورٹ دی کہ وہاں پر تیرے عاجز بندے بیٹھ کر دین کی باتیں کر رہے تھے

اُس رپورٹ کو سُن کر خدا تعالیٰ نے اُس مجلس میں شریک تمام حاضرین کو بخش دیا۔ اُس وقت فرشتوں نے کہا کہ اُس مجلس میں ایک شخص اپنی ذاتی غرض کے لئے بیٹھا ہوا تھا وہ دین کی باتیں سُننے کی غرض سے نہیں آیا تھا۔ تو اُس وقت خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے عاجز بندوں کی معیت اختیار کرنے والے بھی میرے انعام و اکرام سے محروم نہیں رہ سکتے۔

آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے حق میں بہت ساری دعائیں کی ہیں۔ ہمیں دُعا کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اُن ساری دُعاؤں کو ہمارے حق میں بھی قبول فرمائے۔

محترم نے اپنے خطاب میں جلسہ کے منتظمین کارکنان مقررین اور حکومت کے مختلف شعبوں کے کارندوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اُن کے حق میں دُعائیں دیں۔ آپ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا کہ جو لوگ تیرے سلسلہ میں داخل ہونگے اور تیری اتباع کرتے ہیں دوسروں پر قیامت تک فوقیت دُونگا۔ آپ نے فرمایا یہ وہ وعدے ہیں جو ہماری دُعا رس بندھواتے ہیں۔ اور حوصلہ دیتے ہیں کہ ہم خدا کے فضل سے دُنیا میں غالب آئیں گے۔ آپ نے کہا کہ ایک احمدی خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہے کہ وہ خدا کے راستہ میں قربان ہوکر بھی زندہ رہیگا۔ یہی محبت ہے جو آپ کو اس جگہ کھینچ کر لاتی ہے کہ تا آپ اپنے ایمانوں اور اخلاص میں حدت پیدا کریں۔ اور اس مقدس مقام پر جمع ہوکر اس میں تر و تازگی پیدا کریں۔ اور اپنی روح میں جلاء پیدا ہو۔ آپ نے مصائب اور آلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے جماعت پر دکھوں اور مصائب کا بھی اظہار فرمایا اور پھر اُن کو دُور کرنے کا بھی آپ نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلعم کی زندگی کے بے شمار واقعات بھی پیش فرمائے۔ کہ صحابہ کرامؓ نے الٰہی مشن کو کن مصائب و آلام سے گذر کر دُنیا میں پھیلایا اور اب بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ دُنیا کی کوئی طاقت اس آسمانی فیصلہ کو بدل نہیں سکتی۔ آپ نے بھرائی ہوئی آواز میں پیارے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست فرمائی۔

اس طرح ۱۹۸۵ء کا یہ عظیم الشان روحانی ٭ اجتماع آپ کی لمبی اور پُرسوز دُعا پر اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک ٭

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۵ء کی مختصر رُوداد

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ ہمارا سالانہ اجتماع ایک سال کے وقفہ کے بعد اپنی سابقہ روایات کے مطابق مورخہ ۱۸ تا ۲۰ ر اکتوبر منعقد ہوا۔ ہم حکام متعلقہ کے شکر گزار ہیں جن کے تعاون سے یہ اجتماع عمل میں آیا۔

لجنہ اماء اللہ کا یہ سہ روزہ اجتماع سراسر دینی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس میں پیش کئے جانے والے پروگراموں میں سے درس قرآن، درس حدیث، مقابلہ حفظ قرآن، مقابلہ حسن قرأت اور معلومات دینیہ خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اس اجتماع کا سب سے زیادہ قابل ذکر، دلکش اور ایمان افروز حصہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب ہوتا ہے۔ جس سے اس دفعہ ہم حضور کی عدم موجودگی کی وجہ سے محروم رہیں۔ اس کمی کو شدت سے محسوس کیا گیا۔ اجتماع کے جملہ انتظامات خدا کے فضل سے ہر جہت سے تسلی بخش تھے۔

امسال بیرون ربوہ کی ۵۳۰ مجالس سے ۴۴۳۲ خواتین تشریف لائیں۔ جن میں ۴۸۳ مجالس کی نمائندگان کی تعداد ۸۵۱ تھی جبکہ گزشتہ اجتماع میں یعنی ۱۹۸۳ء میں ۴۸۲ مجالس کی ۴۲۶۵ خواتین تھیں جن میں سے نمائندگان کی تعداد ۱۰۳۵ تھی۔ اس سال ربوہ کی زائرات کی تعداد ۶۲۸۷ تھی جس میں سے ۴۲۵ نمائندگان تھیں۔ گذشتہ اجتماع میں ربوہ کی ۶۰۰۷ زائرات تھیں جن میں سے نمائندگان کی تعداد ۲۷۵ تھی۔

اجتماع کے ایام میں کل پانچ اجلاس ہوئے۔ ان میں پیش کئے جانے والے پروگراموں کی تفصیل یہ ہے۔

مورخہ ۱۸ ر اکتوبر بروز جمعہ پہلا اجلاس ½۳ بجے سہ پہر وقت مقررہ پر تلاوت۔ عہد نامہ دوہرانے اور دُعا کے بعد شروع ہوا۔ تلاوت محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے درس قرآن کریم دیا۔ اس کے بعد افتتاحی خطاب محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شروع ہوا۔ جو ۲۰ منٹ تک جاری رہا۔ اس خطاب کے بعد محترمہ امۃ العلیم زاہدہ صاحبہ نے "عورتوں کی اصلاح خود ان کے ہاتھ میں ہے" کے عنوان پر تقریر کی اور محترمہ ڈاکٹر امۃ المجیب صاحبہ ملتان نے "مغربی تہذیب کے مقابل ہمارے حقوق نسواں" کے موضوع پر عورتوں سے خطاب کیا۔ محترمہ امۃ النور ساجدہ صاحبہ اور محترمہ صوفیہ افتخار صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد مقابلہ معلومات دینیہ شروع ہوا۔ اس میں پندرہ ممبرات نے حصہ لیا۔ حصہ لینے والی ہر ممبر سے چار چار سوالات پوچھے گئے۔ جن کے جوابات اسٹیج پر آکر مائیک کے سامنے دیئے گئے۔ منصفات کے فرائض مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ سیکرٹری تعلیم مرکزیہ اور نائبہ مکرمہ امۃ الباسط شاہین صاحبہ نے انجام دیئے۔ اوّل اور دوم آنے والی ممبرات کے نام یہ ہیں:

اوّل:۔ (۱) راشدہ روحی صاحبہ دارالعلوم شرقی ۳ ربوہ

(۲):۔ سعدیہ شفقت صاحبہ دارالصدر جنوبی ۱ ربوہ

(۳):۔ شفقت صبانہ صاحبہ دارالرحمت شرقی ۱ ربوہ

(۴):۔ لبشریٰ ناہید صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ

دوم:۔ مکرمہ محمودہ ارم صاحبہ جہلم

اجتماع کا دوسرا اجلاس مورخہ ۱۹ ر اکتوبر بروز ہفتہ تلاوت اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ تلاوت امۃ النور ساجدہ صاحبہ نے کی۔ اور نظم خالدہ اشرف صاحبہ نے پڑھی۔ اس کے بعد مقابلہ حسن قرأت شروع ہوا۔ اس میں گیارہ ممبرات نے حصہ لیا۔ منصف کے فرائض مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے ادا کئے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والی ممبرات کے نام یہ ہیں۔

اوّل:۔ محترمہ امۃ النور ساجدہ صاحبہ دارالعلوم غربی ۲ ربوہ

دوم:۔ محترمہ ناصرہ وحیدہ صاحبہ دارالیمن شرقی ربوہ

سوم:۔ محترمہ حلیمہ نعیم صاحبہ دارالیمن شرقی ربوہ

اس کے بعد تقریری مقابلہ معیار اوّل ہوا۔ اس میں دس منتخب ممبرات نے حصہ لیا۔ عنوانات تعلق باللہ۔ سرور کونین آزادیٔ ضمیر کے سب سے بڑے علمبردار اور قرآن کریم علوم و معارف کا خزینہ تھے۔ منصفات محترمہ لبشریٰ داؤد صاحبہ کراچی۔ محترمہ مسز محمودہ رحیم صاحبہ ربوہ اور محترمہ امۃ الکافی صاحبہ ربوہ تھیں۔ اوّل، دوم اور سوم پوزیشن لینے والی ممبرات کے نام یہ ہیں:۔

اوّل:۔ محترمہ راشدہ اشرف صاحبہ دارالصدر شرقی ۱ ربوہ

دوم:۔ محترمہ ساجدہ ظہیرین صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ

سوم:۔ محترمہ امۃ الرفیق لبنیٰ صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ

چہارم:۔ محترمہ چاند سلطانہ صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ

اور انعام حوصلہ افزائی محترمہ غزالہ قیوم صاحبہ راولپنڈی کو ملا۔ اس مقابلہ کے بعد حضرت سیّدہ محترمہ مہر آپا صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کا عنوان "دُعا روحانی زندگی کی غذا ہے" تھا۔ آپ کے بعد محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کی چند کتب کا تعارف کے موضوع پر تقریر کی۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے جماعت احمدیہ اور نصرت الٰہی کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد اجلاس برخاست ہوگیا۔

۱۹ ر اکتوبر کو شام کے تیسرے اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد درس حدیث مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دیا۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ معیار دوم ہوا۔ اس میں دس منتخب ممبرات نے حصہ لیا۔ عنوانات "حضرت بانیٔ سلسلہ کے تکبر سے متعلق ارشادات" "حضرت فضل عمر کی علمی خدمات" اور "ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے" تھے منصفات محترمہ امۃ الحفیظ خیر البشر صاحبہ محترمہ لبشریٰ سمیع صاحبہ فیصل آباد اور محترمہ عطیہ ناصر صاحبہ ربوہ تھیں۔ پوزیشن لینے والی مقررات کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

اوّل:۔ محترمہ قانتہ فائزہ صاحبہ ربوہ۔

دوم:۔ محترمہ لبشریٰ یاسمین صاحبہ اسلام آباد۔

سوم:۔ محترمہ عالیہ عصمت صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ۔

چہارم:۔ محترمہ ناموس وحید صاحبہ لاہور۔

اور انعام حوصلہ افزائی محترمہ میمونہ کوکب صاحبہ لاہور کو دیا گیا۔ اس کے بعد انگریزی تقریری مقابلہ ہوا۔ اس میں ججز کے فرائض محترمہ مسز فرخندہ شاہ صاحبہ، محترمہ مسز صادقہ ظفر صاحبہ اور محترمہ ڈاکٹر امۃ المجیب صاحبہ نے ادا کئے۔ نمایاں پوزیشن لینے والی مقررات کے نام یہ ہیں:۔

اوّل:۔ محترمہ عنبرین مریم صاحبہ اسلام آباد۔

دوم:۔ محترمہ لبشریٰ رفیق صاحبہ دارالصدر جنوبی ۲ ربوہ

سوم:۔ محترمہ نبیلہ ضیاء صاحبہ راولپنڈی۔

اور انعام حوصلہ افزائی محترمہ سعدیہ شکور صاحبہ راولپنڈی کو دیا گیا۔

اسی روز چوتھا اجلاس شام ساڑھے سات بجے تا ساڑھے دس بجے شب منعقد ہوا۔ تلاوت اور دُعا کے بعد شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ایجنڈا پیش کیا گیا۔ کل چھ تجاویز زیر غور آئیں۔ ان میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا انتخاب اور بجٹ سال ۸۶۔۱۹۸۵ء بھی شامل تھا۔ صدر کے لئے چار نام پیش ہوئے حضور نے حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی بطور صدر لجنہ مرکزیہ منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ باقی تجاویز کو اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا۔

پانچواں اجلاس مورخہ ۲۰ ر اکتوبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے تلاوت و نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ تلاوت محترمہ عائشہ اسلام صاحبہ گگو منڈی نے کی بعد ازاں مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر محترمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ نے سیرت و سوانح حضرت سیّدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کے موضوع پر تقریر کی۔ اور محترمہ ڈاکٹر نصرت صاحبہ نے ہمارے دین میں صفائی کی اہمیت کے عنوان پر خطاب کیا۔ پھر محترمہ شوکت گوہر صاحبہ نے بچوں کی تربیت میں گھر کے افراد کا کردار کے عنوان پر خطاب کیا۔ (باقی)

انداز، فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں گیارہ مقررات نے حصّہ لیا۔ فی مقررہ تین منٹ وقت دیا گیا۔ منصفی کے فرائض محترمہ رضیہ درد صاحبہ ربوہ۔ محترمہ سلمیٰ قریشی صاحبہ سرگودھا اور محترمہ امۃ الودود مبارک صاحبہ سرگودھا نے ادا کئے۔ مقابلہ میں نمایاں پوزیشن لینے والی مقررات کے نام یہ ہیں:۔

اوّل:۔ محترمہ ساجدہ طہرین صاحبہ دارالرحمت شرقی ع۔ا ربوہ۔

دوم:۔ محترمہ نفیسہ سعید صاحبہ لاہور اور عنبر امیر صاحبہ لاہور

سوم:۔ محترمہ زاہدہ خانم صاحبہ ربوہ۔

اور انعام حوصلہ افزائی محترمہ فوزیہ فضل صاحبہ شاہ تاج شوگر مل اور محترمہ عالیہ عصمت صاحبہ ربوہ کو دیئے گئے۔

اس تقریری مقابلے کے بعد حضرت طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ نے خطاب کیا۔ پھر مقابلہ بیت بازی ہوا جس میں ججز کے فرائض محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ ربوہ، محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ اور محترمہ امۃ النور لئیق صاحبہ ربوہ نے ادا کئے۔ اس مقابلہ میں اوّل، دوم اور سوم آنے والی ممبرات کے نام یہ ہیں:۔

اوّل:۔ محترمہ حمیدہ شاہدہ صاحبہ ربوہ

دوم:۔ " فرخندہ رحمٰن صاحبہ

" :۔ " خالدہ اشرف صاحبہ

" :۔ " درزریں صاحبہ

" :۔ " مسرت جہاں صاحبہ

سوم:۔ " بشریٰ طیبہ صاحبہ

" :۔ " مبارکہ شاہین صاحبہ

" :۔ " زاہدہ چوہدری صاحبہ

" :۔ " مسرت نور صاحبہ

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اختتامی خطاب سے قبل محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ نے صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی ایک معروف نظم خوش الحانی سے پڑھی جبکہ اس نظم کے جوابی اشعار از حضور ایدہ اللہ لبشاور کی ایک ممبر نے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد تمام مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم ہوئے۔ جو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے دیئے۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز حضور ایدہ اللہ کے پیغام برائے اجتماع لجنہ اماء اللہ کے سنانے سے کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں ممبرات کو دس شرائط بیعت کے عہد نامے کو پورا کرنے کی تلقین کی۔ اور تمام شعائر دین پر کاربند رہنے کی تلقین کی۔ خصوصاً سچ بولنے کا سب سے عہد لیا۔ دُعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

۲۵ر اکتوبر صبح ساڑھے نو بجے ہونے والے مقابلہ حفظ قرآن میں تیئس ۲۳ ممبرات نے حصّہ لیا۔ منصفین کے فرائض محترمہ اریبہ خانم صاحبہ، محترمہ خالدہ آفتاب صاحبہ گوجرانوالہ اور محترمہ حسن آراء منیر صاحبہ لاہور نے ادا کئے۔ اس مقابلہ میں درج ذیل ممبرات نے پوزیشن حاصل کی۔

اوّل:۔ محترمہ حلیمہ نعیم صاحبہ دارالیمن شرقی ربوہ۔

دوم:۔ (۱):۔ محترمہ تہمینہ فیض صاحبہ راولپنڈی۔

" :۔ (۲):۔ محترمہ امینۃ الکبریٰ صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ۔

سوم:۔ محترمہ منزہ ملک صاحبہ لاہور۔

چہارم:۔ (۱):۔ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ دارالصدر جنوبی ربوہ۔

" :۔ (۲):۔ محترمہ ثمینہ باسط صاحبہ دارالنصر غربی ع۔ا ربوہ۔

خاکسار

سعیدہ احسن

رپورٹر سالانہ اجتماع

خصوصی درخواست دُعا

قادیان ۲۸ر فتح (دسمبر) مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب نائب ناظر اعلیٰ بیمار ہیں امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں۔ مکرم مرزا محمد اسحٰق صاحب کی اہلیہ صاحبہ علیل ہیں۔ عزیز ہارون رشید متعلم مدرسہ احمدیہ کو سیڑھی سے پھسل کر ٹانگ پر شدید ضرب آئی ہے سب کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دُعا ہے (ادارہ)

تصحیح

"بدر" کے جلسہ سالانہ نمبر میں خاکسار عبدالحق فضل قائمقام ایڈیٹر بدر کا ایک مضمون بعنوان "ندوۃ العلماء لکھنؤ کے پندرہ روزہ ترجمان تعمیر حیات کی کلمہ طیبہ سے دشمنی کا شرمناک مظاہرہ" شائع ہوا ہے۔ سہو کتابت سے نام نہیں لکھا گیا۔ قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔

تعمیر مسجد احمدیہ دہلی کے لئے چندہ

"من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ"

جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(حدیث شریف)

آپ کو یہ خوشخبری سُن کر از حد مسرت ہوگی کہ ہندوستان کے دارالحکومت دہلی میں جماعت احمدیہ کی مسجد اور دارالتبلیغ تعمیر کرنے کے لئے زمین خرید لی گئی ہے اور قبضہ لے کر چار دیواری بنا دی گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قبل ازیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی دیرینہ خواہش کے مطابق دہلی میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی از راہ شفقت منظوری فرما دی تھی اور اب حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ ہندوستان اس کار خیر میں حصّہ لینے کے لئے بائیس لاکھ کی رقم اکٹھی کرے۔

دہلی ہندوستان کا مرکز ہونے کی حیثیت سے احباب جماعت احمدیہ ہندوستان سے اس امر کا متقاضی ہے کہ سب جماعتیں مل کر اپنے وسیع دہ ملک کے مرکز میں جلد از جلد مسجد اور مشن ہاؤس کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں تاکہ اس سنٹر مقام سے جہاں کہ دُنیا کے ہر ملک سے آمد و رفت رہتی ہے آسانی سے احمدیت کا پیغام کو مختلف ممالک تک پہنچایا جا سکے اور حکومت سے بھی مضبوط رابطہ پیدا کیا جا سکے۔

جن احباب نے وعدے لکھوائے ہوئے ہیں وہ جلد از جلد وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے نفوس و اموال میں برکت ڈالے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلانِ نکاح و درخواستِ دُعا

میری بیٹی عزیزہ بُشریٰ پروین B.A. کا نکاح عزیزم افراہیم علی آف دہلی ابن مکرم بشیر احمد خان صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۱۲؍۸۵ کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے تمام احباب کرام سے درخواستِ دُعا ہے۔ اعانت بدر کے لئے ۱۰ روپے ادا کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ خاکسار: محمد عمر علی درویش

مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کو اپنے داماد عزیز محمد بشارت علی ابن مکرم محمد خورشید علی صاحب مرحوم حیدرآباد کی مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۲؍۸۵؍۱۸ کو عثمانیہ دواخانہ حیدرآباد میں انتقال پر ملال کی خبر موصول ہوئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ٥

آمدہ اطلاع کے مطابق اُسی روز عزیز مرحوم کی نماز جنازہ پڑھی گئی بعدہٗ احمدیہ قبرستان حیدرآباد میں تدفین عمل میں آئی۔ عزیز مرحوم نے اپنے پیچھے جوان سال بیوہ، کم سن بچے، ضعیف والدہ اور بہن بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ قارئین سے عزیز مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یتیم بچوں کا کفیل و کارساز ہو اور اُن کی دستگیری فرمائے۔

آمین

خاکسار

بشیر الدین الہ دین حیدرآباد نزیل قادیان

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA – 700073.

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES AND DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA – 700072.

یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف ؛ قرض ہے واپس ملیگا تجھ کو یہ سارا ادھار

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

- الیکٹریکل انجینئرنگ۔
- الیکٹریکل وائرنگ۔
- لائسنس کنٹریکٹس۔
- موٹر وائنڈنگ۔

C-10 LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD. VERSOVA.

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629589

ٹیلیفون نمبر

BOMBAY -58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵۰ – ۳ – ۱۸

ملک پیٹ

حیدرآباد ۔ ۵۰۰۰۳۶

"محبت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ۔ ٹپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 – TOPSIA ROAD, CALCUTTA – 70003?.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652

ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ ۔ مینگو لین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM براۓ :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 – MANGOE LANE, CALCUTTA – 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

13 – SATHOME HIGH ROAD.

MADRAS – 600004.

PHONE No. 76360
74350

آٹو ونگز

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

PERFECT TRAVEL AIDS.

SHED NO. C-16.

INDUSTRIAL ESTATE.

MADIKERI – 571201

PROME NO. OFFICE. 808
RESI. 283

رحیم کاٹج انڈسٹریز

KARIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOBAY -8.

ریگزین ۔ فوم چمڑے ۔ جینس اور ریلیٹ سے تیار کردہ بہترین ۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس ۔ بریف کیس ۔ سکول بیگ ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ۔ ہینڈ پرس ۔ منی پرس ۔ پاسپورٹ کور اور ریلیٹ کے مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵-نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷- فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، اسٹاکسٹ جیولز ڈیلیرز۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد ۔ کشمیر

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریل روڈ ۔ اسلام آباد ۔ کشمیر

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھے اور سلائی مشین کا سیل اور سروس!

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"

(کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGAD - 12. CANNANORE - 4498.

حیدر آباد میں　　فون نمبر :- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر :- 42916　　ٹیلیگرام :- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"بغیر لحاظ مذہب و ملت کے تم ہمدردی کرو"

(ارشاد حضرت مسیح موعود)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!